مدینۃ المسیح

قادیان ۴ شہادت ۱۳۱۹ ہش - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق گذشتہ شب کی اطلاع منظر ہے - کہ حضور کو دن کے وقت درد شکم کی تکلیف رہی - مگر اب خدا کے فضل سے طبیعت اچھی ہے - الحمدللہ :-

حضرت مرزا شریف احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت کی طبیعت بخار کی وجہ سے ناساز ہے - دعائے صحت کی جائے :-

نظارت دعوت و تبلیغ نے مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل کو رنگون بسلسلہ تبلیغ بھیجا ہے :-

آج بوقت عصر زیر صدارت جناب چوہدری فتح محمد صاحب ایم - اے جملہ مقامی پریذیڈنٹ و سکرٹریان تبلیغ کا مسجد اقصیٰ میں ایک جلسہ ہوا - جس میں قرار پایا - کہ ہر احمدی بالغ مرد کو جو قادیان میں رہتا ہے - ایک ماہ تبلیغ کے لئے دینا لازمی ہے - اس کے لئے قادیان کے تمام احمدیوں کی فہرستیں ایک ہفتہ تک مرتب کر کے دعوت عامہ میں پہونچا دی جائیں - اس کے بعد ہر شخص کو جسے تبلیغ کے لئے بھیجنا ہوگا - ایک ماہ قبل اطلاع دی جائے گی تاکہ وہ فراغت اور اپنے گھر کا انتظام کر سکے :-

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قبولیتِ دُعا کا فلسفہ

" دیکھو ایک بچہ جب بھوک سے بے تاب اور بے قرار ہو کر دودھ کے لئے چلاتا ہے - اور چیختا ہے - تو ماں کے پستان میں دودھ جوش مار کر آجاتا ہے - حالانکہ بچہ تو دُعا کا نام بھی نہیں جانتا - لیکن یہ کیا سبب ہے - کہ اس کی چیخیں دودھ کو جذب کر لاتی ہیں - یہ ایک ایسا امر ہے - کہ عموماً ہر ایک صاحب کو اس کا تجربہ ہے - بعض اوقات ایسا دیکھا گیا ہے - کہ مائیں اپنی چھاتیوں میں دودھ کو محسوس بھی نہیں کرتی ہیں - اور بسا اوقات ہوتا بھی نہیں - لیکن جونہی بچہ کی دردناک چیخ کان میں پہونچی - فوراً دودھ اُتر آیا ہے - جیسے بچہ کی ان چیخوں کو دودھ کے جذب اور کشش کے ساتھ ایک علاقہ ہے - میں سچ کہتا ہوں - کہ اگر اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری چلاہٹ ایسی ہی اضطراری ہو - تو وُہ اس کے فضل اور رحمت کو جوش دلاتی ہے - اور اس کو کھینچ لاتی ہے - اور میں اپنے تجربہ کی بنا پر کہتا ہُوں - کہ خدا کے فضل اور رحمت کو جو قبولیت دُعا کی صورت میں آتا ہے - میں نے اپنی طرف کھینچتے ہُوئے محسوس کیا ہے - بلکہ میں تو یہ کہوں گا - کہ دیکھا ہے ہاں آجکل کے زمانہ کے تاریک دماغ فلاسفر اس کو محسوس نہ کر سکیں یا نہ دیکھ سکیں - تو یہ صداقت دُنیا سے اُٹھ نہیں سکتی - اور خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ میں قبولیتِ دُعا کا نمونہ دکھانے کے لئے ہر وقت تیار ہوں :-

تو غرض یہ ہے - کہ قانون قدرت میں قبولیتِ دُعا کی نظیریں موجود ہیں - اور ہر زمانہ میں خدا تعالیٰ نے زندہ نمونے بھیجا ہے اسی لئے اس نے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کی دُعا تعلیم فرمائی ہے - یہ خدا تعالیٰ کا منشا اور قانون ہے اور کوئی نہیں - جو اس کو بدل سکے - اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کی دُعا سے پایا جاتا ہے - کہ ہمارے اعمال کو اکمل اور اتم کر - ان الفاظ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے - کہ بظاہر تو اشارۃ النص کے طور پر اس سے دُعا کرنے کا حکم معلوم ہوتا ہے - صراطِ مستقیم کی ہدایت مانگنے کی تعلیم ہے - لیکن اس کے سر پر اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ بتا رہا ہے - کہ اس سے فائدہ اٹھائیں - یعنی صراطِ مستقیم کے منازل کے لئے قویٰ سلیم سے کام لے کر استقامتِ الٰہی کو مانگنا چاہیئے - پس ظاہری اسباب کی رعایت ضروری ہے - جو اس کو چھوڑتا ہے - وُہ کافر نعمت ہے - دیکھو - یہ زبان جو خدا تعالیٰ نے پیدا کی ہے اور عروق و اعصاب سے اس کو بنایا ہے - اگر ایسی نہ ہوتی - تو ہم بول نہ سکتے - ایسی زبان دُعا کے لئے عطا کی - جو قلب کے خیالات اور ارادوں کو ظاہر کر سکے - اگر ہم دُعا کا کام زبان سے کبھی نہ لیں - تو ہماری شور بختی ہے " (الحکم جلد ۵ نمبر ۳۸)

وصیتیں

نمبر ۵۵۷۸:۔ منکہ محمد حسین

ولد غلام رسول قوم لون کشمیری پنشنر سب جج عمر ساٹھ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۸ء ساکن اسلامیہ پارک پونچھ روڈ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰ ماہ شہادت ۱۳۱۹ھ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔

اراضی رقبہ ایک کنال نمبر قطعہ ۱تا ۸ مِن شمالی وسط بلاک نمبر ۲ محلہ دارالرحمت واقعہ قادیان ضلع گورداسپور جس کی قیمت مبلغ سات سو روپیہ نصف جس کے تین سو پچاس روپے ہوتے ہیں۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار پنشن پر ہے۔ جو کہ اس وقت مبلغ -/۳/۲۵ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں اپنی جائداد مذکورہ بالا کی قیمت -/۷۰۰ روپے کا دسواں حصہ مبلغ -/۷۰ روپے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

العبد:۔ محمد حسین ریٹائرڈ سب جج اسلامیہ پارک پونچھ روڈ لاہور

گواہ شد:۔ شیخ یوسف علی محلہ دارالعلوم قادیان

گواہ شد:۔ زین العابدین ولی اللہ

نمبر ۵۵۷۷:۔ منکہ مولا بخش

ولد بھولا قوم گھمان پیشہ کمہار عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱ ماہ شہادت ۱۳۱۹ھ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرا ایک مکان جس میں میرا ۱/۲ حصہ کی قیمت مبلغ -/۳۰۰ روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری ماہوار آمدن مبلغ ۱۰ روپے تقریباً ہے۔ اس کا ۱/۱۰ کی آمد ماہوار انشاء اللہ دیتا رہوں گا۔ اگر میرے مرنے کے بعد جائداد زائد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

اگر کوئی رقم یا جائداد بمد وصیت ادا کرکے رسید خزانہ حاصل کرلوں تو یہ رقم وصیت سے منہا سمجھی جائے گی۔

العبد:۔ مولا بخش بقلم خود محلہ دارالرحمت قادیان

گواہ شد:۔ مرزا محمد حسین جنرل محصل بیت المال قادیان

گواہ شد:۔ غلام رسول کارکن دفتر نشر و اشاعت قادیان

نمبر ۵۵۸۰:۔ منکہ محمد سلیمان قریشی

ولد محمد عثمان قریشی قوم قریشی عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸ ماہ شہادت ۱۳۱۹ھ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میرے پاس مبلغ سو روپے نقد موجود ہیں۔ نیز مبلغ ساٹھ روپے میں نے ایک دوست کو قرض کے طور پر دیئے ہوئے ہیں۔ میں گاہے گاہے ٹیوشن کا کام بھی کرتا ہوں۔ مبلغ سو روپے کا دسواں حصہ اس وقت ادا کرتا ہوں اور باقی مبلغ ساٹھ روپے وصول ہونے پر اس کا دسواں حصہ ادا کردوں گا۔ نیز ٹیوشن سے جو مجھے آمد ہوتی رہے گی اس کا بھی دسواں حصہ انشاء اللہ ادا کرتا رہوں گا۔ میرے والدین اللہ تعالیٰ کے فضل سے زندہ ہیں۔ اس لئے میرے نام کوئی جائداد نہیں۔ اگر میرے مرنے کے بعد میرے نام کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو صدر انجمن احمدیہ اس جائداد کا بھی دسواں حصہ لینے کی حقدار ہوگی۔

العبد:۔ خاکسار محمد سلیمان قریشی قادیان

گواہ شد:۔ عبد القادر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

گواہ شد:۔ سید اعجاز احمد مولوی فاضل

باب الانوار قادیان

نمبر ۵۵۷۶:۔ منکہ عائشہ بیگم زوجہ

غلام سرور صاحب قوم اوان عمر ۳۱ سال پیدائشی احمدی ساکن بھیرہ ضلع شاہپور حال کوئٹہ صوبہ بلوچستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴ ماہ ۔۔۔ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ جو میرے خاوند غلام سرور صاحب کے ذمہ واجب الادا ہے۔ زیور طلائی کانٹے ایک جوڑ وزنی دس ماشے قیمتی تقریباً چالیس روپے ایک عدد مندری وزنی چھ ماشے قیمتی تقریباً بیس روپے کل زیور قیمتی مبلغ ساٹھ روپے ہے۔ اس طرح سے میری جائداد کل -/۱۰۶۰ روپے کی بنتی ہے میں وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری وفات کے بعد میری کل جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی میں بفضل خدا کوشش کرونگی کہ حصہ وصیت اپنی زندگی میں ادا کردوں۔ جو رقم میں اپنی زندگی میں ادا کردوں اسکو میرے حصہ وصیت منہا کردیا جائے۔ اگر حصہ وصیت کا کل یا اس کا کوئی حصہ میری زندگی میں ادا نہ ہو۔ تو میرے خاوند غلام سرور صاحب ساکن بھیرہ ضلع سرگودہا ادائیگی کے ذمہ دار ہونگے۔ اس کے علاوہ مجھے مبلغ دس روپے ماہوار اپنے خاوند سے بطور جیب خرچ کے ملتے ہیں میں اس کا ۱/۸ حصہ ماہوار داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہونگی۔

العبد:۔ عائشہ بیگم زوجہ غلام سرور کوئٹہ

گواہ شد:۔ غلام سرور بی۔ ایم۔ آر۔ اے۔ این۔ ڈبلیو۔ آر۔ کوئٹہ

گواہ شد:۔ عبد المجید عاجز سکرٹری وصایا گرک آرسنل کوئٹہ

نمبر ۵۵۸۴:۔ منکہ محمد اسمٰعیل

ولد عبد العزیز قوم بلی راجپوت عمر اٹھارہ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۲ء ساکن چک نمبر ۳۰ ڈاک خانہ راوتیانی ضلع نوابشاہ سندھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲ ماہ شہادت ۱۳۱۹ھ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں۔ البتہ ایک گرل سکول چک نمبر ۳۰ میں مکتب کی صورت میں ہے۔ جس کی آمد کا اندازہ مبلغ ایک صد روپیہ سالانہ ہے۔ علاوہ ازیں سولہ ایکڑ زمین کی آمد جس میں سے قریباً نصف حصہ آمد کا مجھ کو ملتا ہے۔ جس کی اندازاً آمدنی مبلغ ستر روپے ہے۔ زمین کا میں خود مالک ہوں۔ صرف اس کی آمد لینے کی مجھے بعض میرے رشتہ داروں کی طرف سے میری زندگی تک اجازت ہے۔ گویا میری کل آمدنی سالانہ اندازاً ایک سو ستر روپے ہے۔ میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان اسی سالانہ آمد کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں جو میں ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر میری وفات کے وقت میری کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ محمد اسمٰعیل احمدی چک نمبر ۳۰ ڈاک خانہ راوتیانی ضلع نوابشاہ سندھ

گواہ شد:۔ پیر عبد العلی قمر زمیندار چک نمبر ۲۴ ڈاک خانہ راوتیانی سندھ

گواہ شد:۔ حکیم احمد سعید چک نمبر ۲۴ ڈاک خانہ راوتیانی سندھ

نمبر ۵۵۸۲:۔ منکہ حاجی احمد

خان ایاز ولد چوہدری کرم دین صاحب قوم گوجر پیشہ وکالت عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳ ماہ شہادت ۱۳۱۹ھ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اس وقت میری ماہوار آمد اوسطاً پچاس روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط۔

العبد:۔ حاجی احمد خان ایاز وکیل کھاریاں

گواہ شد:۔ عبد الخالق مولوی فاضل ٹیوٹر بورڈنگ تحریک جدید قادیان

گواہ شد:۔ سعد الدین ایم اے بی۔ ٹی ایڈیٹر

نمبر ۵۵۷۵ منکہ فضل بی بی زوجہ چوہدری غلام حسین صاحب قوم جٹ عمر پچاس سال تاریخ بیعت ۱۳۰۳ہش ساکن موضع دنجواں ڈاکخانہ بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵ ماہ امان ۱۳۱۹ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں۔ ہنس گوکھرو چوڑیاں پچھلی۔ زیورات چاندی کے تھے۔ جو میرے خاوند نے اپنی ضروریات میں خرچ کرلئے ہیں۔ ان کی مالیت کا اندازہ یکصد روپیہ ہے۔ اور میرا مہر بتیس روپے ہے۔ یہ بھی میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ میں اس کل رقم ۱۳۲/۰ روپے کے پانچویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد میری ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ فضل بی بی بقلم خود

گواہ شد نشان انگوٹھا غلام حسین خاوند موصیہ

گواہ شد تاج الدین لائلپوری۔ گواہ شد محمد بخش مدرس دنجواں بقلم خود۔

الفضل کا جوبلی نمبر مفت حاصل کریں۔

الفضل کا جوبلی نمبر جو خلافت ثانیہ کے عہد مبارک کے متعلق بیش بہا اور ایمان افروز مضامین کا مرقع ہے۔ اور جس میں تین درجن کے قریب فوٹو بھی ہیں۔ ان احباب کو مفت دیا جائے گا۔ جو الفضل کے مستقل خریدار بنیں گے۔ جو احباب "جوبلی نمبر" مفت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ آج ہی قیمت دیکر الفضل کے خریدار بن جائیں۔

الفضل کا جوبلی نمبر غیر احمدی اور غیر مبائع اصحاب میں تبلیغ کا ایک موثر ذریعہ ہے۔ جو اصحاب ان لوگوں میں تقسیم کرنے کے لئے متعدد پرچے منگائیں گے۔ ان سے نصف قیمت یعنی چار آنے فی پرچہ علاوہ محصولڈاک لی جائے گی۔ (مینیجر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ غلام رسول غلام حیدر غلام حسن پسران اللہ بخش ذات کھوکھر سکنہ بستی کھوکھر موضع مادترا تحصیل بھکر ضلع میانوالی نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام بھکر درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۳۰/۵/۴۰ مقرر کیا ہے۔ لہذا اجائے مذکور پر مقروضین کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۱۳/۴/۴۰ (دستخط) خان غلام محمد خانصاحب ایم۔ اے۔ ریٹائرڈ ای۔ اے۔ سی چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ بھکر ضلع میانوالی۔ (بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ ملک شیر خان ولد نور خان ذات بلوچ سکنہ حمرانی تحصیل بھکر ضلع میانوالی نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام بھکر درخواست کی سماعت کیلئے یوم ۳۰/۵/۴۰ مقرر کیا ہے لہذا اجائے مذکور پر مقروضین کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱۳/۴/۴۰ (دستخط) خان غلام محمد خان صاحب ایم۔ اے۔ ریٹائرڈ۔ ای۔ اے۔ سی۔ چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ بھکر ضلع میانوالی۔ (بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ داد و ولد محمود ذات جٹ سکنہ کھاڈر کلاں تحصیل بھکر ضلع میانوالی نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دریا خان درخواست کی سماعت کیلئے یوم مورخہ ۲۶/۵/۴۰ مقرر کیا ہے۔ لہذا اجائے مذکور پر مقروضین کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۹/۴/۴۰ (دستخط) خان غلام محمد خانصاحب ایم۔ اے۔ ریٹائرڈ۔ ای۔ اے۔ سی چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ بھکر ضلع میانوالی (بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ رام دیال ولد لوگنا تھ دوئی چند ذات چوبجہ سکنہ دریا خان تحصیل بھکر ضلع میانوالی نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام بھکر درخواست کی سماعت کیلئے یوم مورخہ ۱۱/۵/۴۰ مقرر کیا ہے لہذا اجائے مذکور پر مقروضین کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۶/۳/۴۰ (دستخط) خان غلام محمد خان صاحب ایم۔ اے ریٹائرڈ ای۔ اے۔ سی چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ بھکر ضلع میانوالی (بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ حسو ولد کمال ذات گوندل سکنہ گانوا والہ تحصیل بھکر ضلع میانوالی نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام بھکر درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۳۱/۵/۴۰ مقرر کیا ہے لہذا اجائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱۳/۴/۴۰ (دستخط) خان غلام محمد خانصاحب۔ ایم۔ اے۔ ریٹائرڈ۔ ای۔ اے۔ سی چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ بھکر ضلع میانوالی (بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ احمد شاہ ولد گل محمد شہید غلام قادر خان۔ غلام حیدر خان پسران خدا بخش خان۔ عزیز خان نابالغ ولد غلام سرور خان سربراہ غلام قادر خان۔ سمات مہر خاتون بیوہ خدا بخش خان اقوام چینہ سکنہ بھکر نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام بھکر درخواست کی سماعت کیلئے یوم مورخہ ۱۲/۵/۴۰ مقرر کیا ہے لہذا اجائے مذکور پر مقروضین کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۱۵/۳/۴۰ (دستخط) خان غلام محمد خانصاحب ایم۔ اے۔ ریٹائرڈ۔ ای۔ اے۔ سی چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ بھکر ضلع میانوالی (بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ شیدیال ولد بوگنا تھ ذات جونجہ سکنہ دریا خان تحصیل بھکر ضلع میانوالی نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام بھکر درخواست کی سماعت کیلئے یوم مورخہ ۱۱/۵/۴۰ مقرر کیا ہے۔ لہذا اجائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۹/۳/۴۰ (دستخط) خان غلام محمد خان صاحب ایم۔ اے۔ ریٹائرڈ ای۔ اے۔ سی چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ بھکر ضلع میانوالی۔ (بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ ملک غلام حیدر ولد حاجی محمد بخش ذات ککی ڈر سکنہ کھاڈر کلاں تحصیل بھکر ضلع میانوالی نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دریا خان درخواست کی سماعت کیلئے یوم مورخہ ۲۰/۵/۴۰ مقرر کیا ہے لہذا اجائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۱۲/۴/۴۰ (دستخط) خان غلام محمد خانصاحب ایم۔ اے۔ ریٹائرڈ ای۔ اے۔ سی چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ بھکر ضلع میانوالی (بورڈ کی مہر)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲ اپریل۔ بحیرہ روم میں ایک جرمن آبدوز ایک برطانوی تجارتی قافلہ کے قریب پہنچ گئی اور اس پر تارپیڈو پھینکا۔ قافلہ کے ساتھ ایک تباہ کن جہاز بھی تھا۔ جو آبدوز پر حملہ آور ہوا۔ اتنے میں ایک فرانسیسی اور دو برطانوی تباہ کن جہاز اور پہنچ گئے سمندر میں بم پھینکے گئے۔ مجبوراً آبدوز کو سطح آب پر آنا پڑا۔ اس کے ملاحوں نے ہتھیار ڈال دیئے۔ انہیں نظر بند اور آبدوز کو غرق کر دیا گیا۔

گذشتہ ہفتہ میں جرمنی صرف ایک برطانوی اور تین غیر جانبدار جہازوں کو غرق کر سکا۔ جن کا مجموعی وزن ۱۲۹۰۰ ٹن تھا۔ اس سال کے ایک ہفتہ میں اتنا تھوڑا نقصان اس سے قبل کبھی نہیں ہوا۔

بمبئی ۲ اپریل۔ آج یہاں ۲۶ کارخانوں میں کام جاری ہو گیا۔ اور ۲۱ ہزار مزدور کام کر رہے ہیں۔ آج صبح پولیس نے سات ہڑتالی لیڈروں کو گرفتار کیا۔ ان پر الزام یہ ہے کہ انہوں نے کارخانوں میں پتھر پھینکے۔ اور کام پر جانے والے مزدوروں پر حملے کئے۔

لنڈن ۲ اپریل۔ ایسٹر کی تعطیلات کے بعد آج پہلی دفعہ ہاؤس آف کامنز کا اجلاس منعقد ہوا۔ امید کی جاتی ہے کہ وزیر اعظم اس میں سپریم وار کونسل کے گذشتہ اجلاس کی کارروائی بیان کریں گے۔ جرمنی کی بحری ناکہ بندی کے سلسلہ میں وار کونسل نے بعض اہم فیصلے کئے ہیں۔ پیرس اور لنڈن کے فوجی افسران پر عمل درآمد کے سوال پر غور کر رہے ہیں۔ بلقانی ممالک سے جرمنی کو ابھی مال برابر پہنچ رہا ہے۔ امید ہے کہ جب ان ممالک کے برطانوی سفیر لنڈن میں لارڈ ہالیفکس وزیر خارجہ سے ملیں گے۔ تو اس سوال پر بھی پوری طرح بحث ہو گی۔

لکھنؤ ۲ اپریل۔ اودھ پراونشل ہندو سبھا کی ورکنگ کمیٹی نے آل انڈیا ہندو مہا سبھا کی ورکنگ کمیٹی سے درخواست کی ہے۔ کہ سبھا کا ایک خاص اجلاس لکھنؤ میں جلد از جلد منعقد کیا جائے۔

دہلی ۲ اپریل۔ ایسٹ انڈین ریلوے نے آج پچاس لاکھ روپیہ کی رقم امپیریل بنک سے ایک چیک کے ذریعہ نکلوائی۔ اس سے قبل اتنی بڑی رقم ایک چیک سے کبھی نہیں نکلوائی گئی۔ یہ رقم دوارکا ہردوار ریلوے کی قیمت کے طور پر ادا کی گئی۔ ایسٹ انڈین ریلوے نے یہ لائن خرید لی ہے۔ جو ۲۳ میل لمبی اور چھوٹی لائن ہے۔

کلکتہ ۲ اپریل۔ کلکتہ کے بھنگیوں اور کارپوریشن کی مختلف پارٹیوں کے نمائندوں میں سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ اور اس وجہ سے ہڑتال ختم کر دی گئی ہے۔ سمجھوتہ کی اہم شرط یہ ہے کہ جو ملازم تیس روپیہ ماہوار سے کم تنخواہ لیتے ہیں۔ ان کو ایک روپیہ ماہوار بھتہ دیا جائے۔ جو اس وقت تک جاری رہے جب تک کہ کلکتہ میں لڑائی سے قبل کے نرخوں پر اناج فروخت کرنے والی دکانیں نہ کھل جائیں ہڑتال کے ایام کی تنخواہ دی جائے۔ ہڑتالیوں سے برا سلوک نہ کیا جائے۔ جو لوگ ملازمت سے برطرف کر دیئے گئے ہیں وہ بحال کئے جائیں۔ اور تمام مقدمات واپس لے لئے جائیں۔

الہ آباد یکم اپریل۔ گذشتہ پانچ روز سے یہاں قتل و غارت کی متعدد وارداتیں ہو رہی ہیں۔ اب تک چھ اشخاص قتل ہو چکے ہیں۔ چاقو کی واردات ہر روز مختلف ہوتی ہے۔ اب تک چار سو سے زائد اشخاص گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے تین سو آنریری سول پولیس کانسٹیبل بھرتی کئے جانے کا حکم دیا ہے۔ جو اپنے محلوں میں امن قائم رکھیں گے۔

دہلی یکم اپریل۔ آج حکومت ہند کے ایک غیر معمولی گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ سر محمد ظفر اللہ خان وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے وائس پریذیڈنٹ مقرر کئے گئے ہیں۔

لنڈن ۲ اپریل۔ آج جرمن ہوائی جہازوں نے بلجیم پر اڑان کی۔ جنہیں بلجیم کی توپوں نے مار بھگایا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ جرمن ہوائی جہاز آج سویڈن پر بھی اڑے۔

لنڈن ۲ اپریل۔ آج یوگوسلاویہ کے وزیر اعظم نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم نے غیر جانبدار رہنے کا پختہ ارادہ کر لیا ہے۔

لنڈن ۲ اپریل۔ فن لینڈ نے جو علاقہ روس کے حوالہ کیا ہے۔ وہاں ہزاروں روسی کسان آ گئے ہیں۔ جنہیں آباد کرنے کے لئے گورنمنٹ نے ایک سکیم تجویز کی ہے ان میں سے بعض کو سرکاری زمینیں دی جائیں گی۔ بعض کو گرجاؤں کی زمینیں۔ اور بعض دوسرے زمینداروں سے حاصل کریں گے۔ پانچ سال تک وہ کوئی ٹیکس ادا کریں گے اور نہ ادھار لیا ہوا روپیہ واپس دیں گے۔

لنڈن ۲ اپریل۔ فن لینڈ کی گورنمنٹ نے لیگ آف نیشنز کو ایک چٹھی لکھی ہے جس میں درخواست کی ہے کہ فن لینڈ کو مدد دی جائے۔ کیونکہ لڑائی کے دوران میں ۵۰ ہزار باشندے بے خانماں ہو گئے ہیں ۵ ہزار عمارتیں مٹی کا ڈھیر بن گئی ہیں۔ ۱۰ ہزار آدمی مارے گئے اور ۴۰ ہزار زخمی ہو گئے ہیں۔

دہلی یکم اپریل۔ فارورڈ بلاک کے لیڈروں نے نئی جدوجہد کے لئے پروگرام بنا لیا ہے۔ جس پر چھ اپریل سے عمل درآمد ہو گا۔ مسٹر سبھاش چندر بوس وار کونسل کے چیئرمین ہوں گے۔

منشی گنج یکم اپریل۔ اس علاقہ میں تمام ہفتہ بارش ہوتی رہی جس سے سن کی فصل تباہ ہو گئی ہے۔ بعض مقامات پر کرکٹ بال کے برابر اولے پڑے۔

لنڈن ۲ اپریل۔ اودھم سنگھ پر سر مائیکل اڈوائر کے قتل کرنے کے الزام میں جو مقدمہ چل رہا ہے۔ اس میں آج ضابطہ کی کارروائی ایک منٹ میں ختم ہو گئی۔ ملزم کو سیشن سپرد کر دیا گیا ہے۔ اب مقدمہ کی سماعت اولڈ بیلی کی عدالت میں ہو گی۔

لنڈن ۲ اپریل۔ کل ایک اور جرمن جہاز جس کا وزن ۴ ہزار ٹن تھا شمالی سمندر میں خودکشی کر کے ڈوب گیا۔ لڑائی چھڑنے سے کر اس وقت تک ۲۸ جرمن جہاز خودکشی کر چکے ہیں۔

لنڈن ۲ اپریل۔ لنڈن کے ایک اخبار نے ہندوستان کی سیاسیات کے متعلق ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ ہندوستان کی موجودہ سیاسی حالت میں اس وقت تک ترقی نہیں ہو سکتی۔ جب تک مسٹر گاندھی اور مسٹر جناح اپنی اس پوزیشن کو نہ چھوڑ دیں۔ جو انہوں نے اختیار کر رکھی ہے۔ یا مسلمانوں اور ہندوؤں کے لیڈر ایسے لوگ نہ بن جائیں۔ جو قابل عمل سکیم تیار کر سکیں۔ اس اخبار نے لکھا ہے۔ کہ سر سکندر حیات بہت معقول باتیں کرتے ہیں۔ اور ہندوؤں میں بھی ایسے عقلمند لیڈر ہیں۔ جو جانتے ہیں۔ کہ اگر موجودہ جنگ میں ہٹلرازم کا پلہ بھاری رہا۔ تو ہندوستان کا کیا حشر ہو گا۔

لنڈن ۲ اپریل۔ روس اور فن لینڈ کی لڑائی کے وقت جو برطانوی والنٹیئر فن لینڈ گئے تھے۔ اب وہ وہیں رہیں گے۔ تاکہ موجودہ مصیبت میں فنش گورنمنٹ کا ہاتھ بٹا سکیں۔

رنگون ۲ اپریل۔ لڑائی میں مدد دینے کے لئے برما نے ایک اور قدم اٹھایا ہے۔ گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ ملک کی حفاظت کے لئے ایک نئی فوج بھرتی کی جائے۔ جس میں برما کے باشندوں کو بھرتی ہونے کا زیادہ موقع دیا جائے۔ مانڈلے میں بھرتی شروع ہو گئی ہے۔

اس کے علاوہ برما میں روپیہ بھی اکٹھا کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ ایک جلسہ میں فیصلہ کیا گیا کہ لڑائی میں مدد دینے کے لئے ایک فنڈ کھولا جائے۔ اس میں گورنر برما نے ۲½ ہزار روپیہ دیا۔

مدراس یکم اپریل۔ چونکہ سوشلسٹ لیڈر رنگا نے مدراس گورنمنٹ کے احکام

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے۔

نمبر شمار	نام	ضلع
۶۳۷	محمد نواز صاحب	گوجرانوالہ
۶۳۸	خوشی محمد صاحب	سرگودہ
۶۳۹	احمد صاحب	"
۶۴۰	محرم صاحب	"
۶۴۱	نذیر احمد صاحب	گورداسپور
۶۴۲	ہاجرہ بی بی صاحبہ	"
۶۴۳	رحیم بخش صاحب	"
۶۴۴	فیض محمد صاحب	"
۶۴۵	محمد بی بی صاحبہ	"
۶۴۶	فضلاں بی بی صاحبہ	"
۶۴۷	رحمت بی بی صاحبہ	"
۶۴۸	سلطان صاحب	"
۶۴۹	علی محمد صاحب	"
۶۵۰	طالع محمد صاحب	"
۶۵۱	علی بخش صاحب	"
۶۵۲	نظام الدین صاحب	"
۶۵۳	علی محمد صاحب	"
۶۵۴	نور بیگم صاحبہ	"
۶۵۵	زبیدہ بیگم صاحبہ	"
۶۵۶	فتح محمد صاحب	"
۶۵۷	خیراں صاحبہ	"
۶۵۸	محمد بی بی صاحبہ	"
۶۵۹	ہینداں صاحبہ	"
۶۶۰	سکندر خان صاحب	"
۶۶۱	فضل احمد صاحب	"
۶۶۲	لعب خان صاحب	"
۶۶۳	عنائت احمد صاحب	"
۶۶۴	علی احمد صاحب	"
۶۶۵	سردار احمد صاحب	"
۶۶۶	لال دین صاحب	"
۶۶۷	دین محمد صاحب	"
۶۶۸	نظام الدین صاحب	"
۶۶۹	زینب بی بی صاحبہ	"
۶۷۰	محمد حسین صاحب	"
۶۷۱	شریف محمد صاحب	"
۶۷۲	جیون خان صاحب	"

نمبر شمار	نام	ضلع
۶۷۳	مبارک علی صاحب	گورداسپور
۶۷۴	فتح محمد صاحب	"
۶۷۵	عبد الرحمن صاحب	"
۶۷۶	رحیم الدین صاحب	کرنال
۶۷۷	ہاجرہ صاحبہ	گورداسپور
۶۷۸	ثریا جبین صاحبہ	لاہور
۶۷۹	شیخ علی جان صاحب	بنگال
۶۸۰	مجیدہ بی بی صاحبہ	سیالکوٹ
۶۸۱	بھاگن بی بی صاحبہ	"
۶۸۲	عبد الرحیم صاحب	اننت ناگ کشمیر
۶۸۳	غلام نبی صاحب	مظفر آباد
۶۸۴	غلام فاطمہ صاحبہ	فیروزپور
۶۸۵	محمد یونس صاحب	سیالکوٹ
۶۸۶	ڈاکٹر سلطان علی صاحب	گورداسپور
۶۸۷	امیر بیگم صاحبہ	"
۶۸۸	غلام فاطمہ صاحبہ	"
۶۸۹	وزیر بیگم صاحبہ	"
۶۹۰	امام بی بی صاحبہ	"
۶۹۱	لالہ صاحبہ	شاہپور
۶۹۲	پیر بخش صاحب	"
۶۹۳	فضل محمد صاحب	ہوشیارپور
۶۹۴	عبد اللہ صاحب	گجرات
۶۹۵	مقبول حسین شاہ صاحب	لاہور
۶۹۶	طفیل محمد صاحب	جالندھر
۶۹۷	محمد نواز صاحب	دہلی
۶۹۸	نواب بیگم صاحبہ	جموں
۶۹۹	صغرےٰ بیگم صاحبہ	لاہور
۷۰۰	امینہ بی بی صاحبہ	میسور
۷۰۱	زینب بی بی صاحبہ	"
۷۰۲	احمد یار صاحب	گورداسپور
۷۰۳	برکت علی صاحب	"
۷۰۴	علم دین صاحب	"
۷۰۵	نیک بی بی صاحبہ	گجرات
۷۰۶	عنائت بیگم صاحبہ	"
۷۰۷	چنن دین صاحب	شیخوپورہ
۷۰۸	زینب بی بی صاحبہ	جھنگ

نمبر شمار	نام	ضلع
۷۰۹	فضل احمد صاحب	مظفر گڑھ
۷۱۰	عزیز بی بی صاحبہ	جالندھر
۷۱۱	احمد الدین صاحب	گجرات
۷۱۲	محمد الدین صاحب	میرپور
۷۱۳	غلام محمد صاحب	"
۷۱۴	لعل خانصاحب	گجرات
۷۱۵	غلام مصطفےٰ خانصاحب	جالندھر
۷۱۶	سید عبد المنان صاحب	حیدرآباد دکن
۷۱۷	غلام نبی صاحب	حیدرآباد سندھ
۷۱۸	عمرائی صاحبہ	شاہپور
۷۱۹	ہوتاں بی بی صاحبہ	"
۷۲۰	فتح بی بی صاحبہ	"
۷۲۱	گل حسین شاہ صاحب	سندھ
۷۲۲	فاطمہ بی بی صاحبہ	ہوشیارپور
۷۲۳	رشیدہ بیگم صاحبہ	"
۷۲۴	زینب بی بی صاحبہ	"
۷۲۵	غلام فاطمہ صاحبہ	"
۷۲۶	فضل بی بی صاحبہ	"
۷۲۷	برکت بی بی صاحبہ	"
۷۲۸	رحمی صاحبہ	جالندھر
۷۲۹	احمد بی بی صاحبہ	"
۷۳۰	ظہور محمد صاحب	ہوشیارپور
۷۳۱	ہدائت اللہ صاحب	سیالکوٹ
۷۳۲	جلال الدین صاحب	"
۷۳۳	محمد عالم صاحب	"
۷۳۴	خورشید بیگم صاحبہ	لائلپور
۷۳۵	فضل الرب صاحب	جہلم
۷۳۶	محمد سعید اللہ صاحب	Khagg.
۷۳۷	Sahender	Bengal.
۷۳۸	سردار بیگم صاحبہ	ملتان
۷۳۹	نذیر فاطمہ صاحبہ	"
۷۴۰	منیر احمد صاحب	"
۷۴۱	نصیر احمد صاحب	"
۷۴۲	محمد مختار صاحب	کشمیر
۷۴۳	شیر محمد صاحب	لدھیانہ
۷۴۴	محمد رمضان صاحب	تھرپارکر سندھ
۷۴۵	عبد اللہ صاحب	ہزارہ
۷۴۶	محمد الدین صاحب	ہوشیارپور
۷۴۷	سلطان احمد صاحب	گورداسپور
۷۴۸ تا ۷۵۰	سید محمد صاحب معہ دو بچگان	سیالکوٹ

نمبر شمار	نام	ضلع
۷۵۱	خادم حسین صاحب	سیالکوٹ
۷۵۲	رانی صاحبہ	"
۷۵۳ تا ۷۵۵	رحیم بی بی صاحبہ معہ دو بچگان	"
۷۵۶	برکت بی بی صاحبہ	
۷۵۷	معہ ایک بچہ	"
۷۵۸	فقیر محمد صاحب	گورداسپور
۷۵۹	نواب بی بی صاحبہ	"
۷۶۰	چوہدری فضل احمد صاحب	"
۷۶۱	مہر الدین صاحب مہر	"
۷۶۲	شیخ روشن دین صاحب بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی	سیالکوٹ
۷۶۳	فتح محمد صاحب	گورداسپور
۷۶۴	نثار احمد صاحب	"
۷۶۵	سردار علی صاحب	"
۷۶۶	محمد حسین صاحب	سیالکوٹ
۷۶۷	شہباز خان صاحب	گجرات
۷۶۸	بیگم بی بی صاحبہ	گوجرانوالہ
۷۶۹	حمیدہ بی بی صاحبہ	گورداسپور
۷۷۰	روشنائی صاحبہ	شیخوپورہ
۷۷۱	محمد اسمٰعیل صاحب	"
۷۷۲	احمد الدین صاحب	"
۷۷۳	فضل الدین صاحب	پونچھ
۷۷۴	بہادر علی صاحب	"
۷۷۵	دین محمد صاحب	"
۷۷۶	لال الدین صاحب	امرتسر
۷۷۷	محمد شفیع خانصاحب	جالندھر
۷۷۸	سید سلامت علی صاحب	مراد آباد
۷۷۹	ایم سعید احمد صاحب	بنگلور
۷۸۰	غلام حسین صاحب	ہزارہ
۷۸۱	حمیدہ بیگم صاحبہ	لاہور
۷۸۲	فیض محمد صاحب	امرتسر
۷۸۳	چوہدری عالم دین صاحب	گورداسپور
۷۸۴	" اللہ رکھا صاحب	"
۷۸۵	" حسین بخش صاحب	"
۷۸۶	شیر محمد صاحب	لدھیانہ
۷۸۷	قادر بخش صاحب	سندھ
۷۸۸	صاحب خاتون صاحبہ	"
۷۸۹	عظمت بی بی صاحبہ	جالندھر
۷۹۰	سید غلام حسین شاہ صاحب	سیالکوٹ
۷۹۱	نور محمد صاحب	حصار

(باقی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۴ ماہ شہادت ۱۳۱۹ ہش

تبرکاتِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور "پیغام صلح"

عداوت انسان کی آنکھ پر اس طرح پٹی باندھ دیتی ہے۔ کہ بسا اوقات واضح اور بین حقائق بھی اسے دکھائی نہیں دیتے اور جوش عناد میں وہ اپنی زبان سے وہ کچھ کہہ جاتا ہے۔ جسے کوئی تقوے شعار انسان اپنی زبان سے نکالنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ غیر مبایعین اس کی زندہ مثال ہیں۔ انہیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ذات والاصفات کے ساتھ جو بغض ہے۔ اس نے ان کے قوائے عقلیہ کو اس طرح ماؤف کر رکھا ہے۔ کہ بسا اوقات وہ اس امر کو بھی نظر انداز کر دیتے ہیں۔ کہ ان کے حملہ کی زد حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر پڑ رہی ہے۔ وہ جگر گوشۂ رسول پر زہر آلود تیر چلانے میں جس قدر بے باک واقع ہوئے ہیں۔ اس کی شہادت "پیغام صلح" کے صفحات دے سکتے ہیں۔ اور رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس حدیث کے مطابق کہ عداوت انسان کو اندھا اور بہرہ کر دیتی ہے۔ وہ اپنی بصیرتِ روحانی کو یہاں تک ضائع کر چکے ہیں۔ کہ اب انہیں اس بات کا بھی کوئی احساس نہیں رہا۔ کہ وہ خلافتِ ثانیہ کی عداوت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وحی والہام اور شعائر اللہ کی تحقیر کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ اس کا تازہ ثبوت اخبار "پیغام صلح" ۲۶۔ مارچ سے پیش کیا جاتا ہے۔ اس اخبار میں "خلافت اور پوپ پت" کے زیر عنوان ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں خلافتِ احمدیہ اور پوپ پت کے درمیان مشابہت ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تبرکات اور شعائر اللہ پر خطرناک حملہ کیا گیا ہے۔ جن کی تعریف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں آچکی ہے۔ چنانچہ "پیغام صلح" لکھتا ہے:۔

"رومن کلیسیا نے اس قسم کے تبرکات اور آثار بنائے۔ جن کے متعلق عوام کے دلوں میں اعتقاد پیدا کر دیا گیا۔ کہ ان کی زیارت اور چھو دینے سے دنیا و دین کی برکات میسر آتی ہیں۔ مثلاً صلیبِ مسیح کی لکڑی کا کوئی ٹکڑا۔ کسی سینٹ کا کوئی ناخن۔ کپڑا۔ اور تسبیح۔ قادیانی خلافت کے زیر سایہ بیت الدعا۔ حضرت صاحب کی مسجد میں بیٹھنے کی جگہ۔ مقبرہ بہشتی۔ قبر کی مٹی۔ لنگر کے ٹکڑے۔ از قبیل تبرکات لوگوں کی نجات کے گویا دروازے ہیں"

ان سطور میں تبرکاتِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق جس "شریفانہ" اور "مخلصانہ" رنگ میں خامہ فرسائی کی گئی ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں ایک ایک لفظ اور ایک ایک حرف غیر مبایعین کی روحانیت کے فقدان پر ماتم کناں ہے اور بتا رہا ہے۔ کہ ان لوگوں کے دل سے اخلاص اسی طرح اڑ گیا ہے۔ جس طرح کبوتر اپنے گھونسلے سے۔ مگر اس سے قطع نظر تبرکات کے متعلق اس میں جو نظریہ پیش کیا گیا ہے وہ قطعاً خلاف اسلام اور خلاف تعلیم حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہے۔ خلافِ اسلام اس لئے کہ احادیث میں اس قسم کی کئی مثالیں موجود ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک وغیرہ صحابہ اپنے پاس بطور تبرک رکھتے تھے۔ اور یہ بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور پیش ہو چکی ہے۔ اور حضور اس کی تصدیق فرما چکے ہیں۔ چنانچہ اخبار بدر ۱۷۔ جولائی ۱۹۰۵ء میں لکھا ہے۔ کہ ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے استفسار کیا۔ کہ تعویذ کا بازو وغیرہ مقامات پر باندھنا اور دم وغیرہ کرنا جائز ہے۔ یا نہیں۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ کہ احادیث میں اس کا کہیں ثبوت ملتا ہے۔ یا نہیں۔ آپ نے عرض کیا:۔

"خالد بن ولید جب کبھی جنگوں میں جاتے۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک جو کہ آپ کی پگڑی میں بندھے ہوتے آگے کی طرف لٹکا لیتے۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک دفعہ حج کے وقت سارا سر منڈوایا تھا۔ تو آپ نے نصف سر کے بال ایک خاص شخص کو دے دیئے۔ اور نصف سر کے بال باقی اصحاب میں بانٹ دیئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جبۂ مبارک کو دھو دھو کر مریضوں کو بھی پلاتے تھے۔ اور مریض اس سے شفایاب ہوتے تھے۔ ایک عورت نے ایک دفعہ آپ کا پسینہ بھی جمع کیا"

یہ تمام باتیں سنکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ پھر اس سے نتیجہ نکلا۔ کہ بہر حال اس میں کچھ بات ضرور ہے۔ جو خالی از فائدہ نہیں ہے۔ اور تعویذ وغیرہ کی اصل بھی اس سے نکلتی ہے۔ بال لٹکائے تو کیا اور تعویذ باندھا تو کیا۔ میرے الہام میں جو ہے۔ کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے آخر کچھ تو ہے۔ تبھی وہ برکت ڈھونڈیں گے"

اس اقتباس سے ثابت ہے۔ کہ صحابہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے تبرکات اپنے پاس رکھتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہ صرف اس کی تردید نہیں فرمائی۔ بلکہ اپنے ایک الہام کا ذکر کر کے فرمایا۔ کہ میرے الہام میں بھی تو ہے "کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" آخر ان کے پاس کپڑے بطور تبرک موجود ہی ہوں گے۔ تبھی تو وہ برکت ڈھونڈیں گے۔ ورنہ اگر ان کے پاس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کپڑے یا کپڑوں کے ٹکڑے موجود نہیں ہونگے۔ تو وہ برکت کس سے ڈھونڈیں گے:۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام "حقیقۃ الوحی" میں بطور اصل بیان فرماتے ہیں۔ کہ جو لوگ خدا تعالےٰ کے خاص مقرب ہوتے ہیں" ان کے ہاتھ اور پیر وں میں اور تمام بدن میں ایک برکت دی جاتی ہے جس کی وجہ سے ان کا پہنا ہوا کپڑا بھی متبرک ہو جاتا ہے۔ اور اکثر اوقات کسی شخص کو چھونا یا اس کو ہاتھ لگانا اس کے امراض روحانی۔ یا جسمانی کے ازالہ کا موجب ٹھہرتا ہے۔ اسی طرح ان کے رہنے کے مکانات میں بھی خدائے عزوجل ایک برکت رکھ دیتا ہے وہ مکان بلاؤں سے محفوظ رہتا ہے خدا کے فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ اسی طرح ان کے شہر یا گاؤں میں بھی ایک برکت اور خصوصیت دیجاتی ہے۔ اسی طرح اس خاک کو بھی کچھ برکت دیجاتی ہے جس پر ان کا قدم پڑتا ہے۔" (ص ۱۶ و ۱۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تحریر سے ظاہر ہے کہ مقبولین کے کپڑے بھی متبرک ہوتے ہیں۔ ان کے مکانات اور ان کا گاؤں یا شہر بھی متبرک ہوتا ہے۔ بلکہ وہ خاک بھی متبرک ہوتی ہے جس پر ان کے قدم پڑتے ہیں۔ اب اگر کوئی مخلص انسان بطور تبرک کسی بزرگ کا کوئی کپڑا لے۔ یا بال لے یا عصا لے۔ یا اسی طرح کی کوئی اور چیز لے۔ تو اسے قابل اعتراض قرار دینا انہی لوگوں کا شیوہ ہو سکتا ہے جن کے دل نور ایمان سے بالکل خالی ہوں:۔

پس جماعت احمدیہ کے افراد اگر جوش محبت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موئے مبارک اپنے پاس رکھتے ہیں یا حضور کا کوئی کپڑا کسی کے پاس بطور تبرک موجود ہے۔ تو یہ پوپ پت سے مشابہت نہیں۔ بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے ساتھ ان کی ایک اور مماثلت ہے۔ جو نہ صرف غیر مبایعین کو حاصل نہیں۔ بلکہ وہ اس پر تمسخر اڑا کر روحانیت سے کورے پن کا ثبوت پیش کر رہے ہیں:۔

"پیغام" نے اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جن تبرکات کو مورد اعتراض قرار دیا ہے وہ پانچ ہیں (۱) بیت الدعا (۲) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مسجد میں بیٹھنے کی جگہ (۳) مقبرہ بہشتی (۴) قبر کی مٹی (۵) لنگر کے ٹکڑے۔ حالانکہ یہ تمام

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق و حکمت سے پُر ارشادات

حضرت میر محمد اسحاق صاحب کے درس الحدیث سے مختصر نوٹ

قرآن اور حدیث پڑھانیکا اجر

فرمایا ایک دفعہ چند صحابہ کرام سفر کرتے ہوئے ایک آبادی کے پاس سے گزرے۔ اتفاقاً اس میں ایک شخص کو ابھی ابھی سانپ یا بچھو نے ڈس لیا تھا۔ اہلِ بستی میں سے ایک شخص نے صحابہؓ کے پاس آکر پوچھا کہ آپ میں سے کوئی ایسا ہے۔ جو لدیغ کو دم کرے اس پر ایک صحابی اس شخص کے ساتھ ہو لئے۔ اور وہاں پہونچ کر سورۂ فاتحہ پڑھ کر اس شرط پر دم کیا۔ کہ ہمیں چند بکریاں دی جائیں۔ لدیغ کو دم سے آرام آگیا۔ اور انہوں نے اس صحابی کو چند بکریاں دے دیں۔ جب صحابی ان بکریوں کو لے کر باقی صحابہ کے پاس آئے۔ تو سب نے اس فعل کو ناپسند کیا۔ اور کہا اُخذت علی کتاب اللہ اجراً کہ تو نے قرآن کریم پڑھنے کی مزدوری لی ہے۔ وہ صحابی خاموش ہوگئے۔ آخر جب یہ صحابہ مدینہ منورہ پہونچے۔ اور یہ واقعہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور عرض کیا۔ تو حضور نے فرمایا۔ اِنّ احق ما اُخذتم علیہ اجراً کتاب اللہ۔ کہ کتاب اللہ پر اجر لینے میں کوئی حرج نہیں۔ بلکہ جن کاموں کے بارے تم مزدوری لیتے ہو۔ ان تمام میں سے کتاب اللہ زیادہ حقدار ہے۔ کہ اس کے بدلے کچھ اجر لیا جائے۔

فرمایا بعض لوگ اس بات کے سختی سے قائل ہیں۔ کہ قرآن کریم پڑھنے پڑھانے کے بدلے کچھ لینا دینا ناجائز بلکہ حرام ہے۔ کیونکہ ایسا کرنا قرآن کریم کے ذریعہ دنیا کمانا ہے۔ اور قرآن کریم کو دنیا کمانے کا آلہ بنانا ہے۔ مگر یہ درست نہیں ہے۔ اول اس کی تردید اسی حدیث سے ہوتی ہے۔ جس میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ قرآن کریم پر اجر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ دوم۔ قانون ہے کہ اعلیٰ فعل کا اعلےٰ بدلہ ہوا کرتا ہے۔ اگر قرآن کریم اور حدیث پڑھانے کے بدلے کہ جن کے پڑھنے سے پڑھنے والا سچے دین اور ایمان کا وارث ہوجاتا ہے۔ کچھ عوضانہ لیا جائے تو کیا حرج ہے۔

دیکھو بعض اعلےٰ پیشے ہیں ان کے ماہر اپنے کام کا بدلہ لیتے ہیں۔ خواہ نتیجہ کچھ ہی ہو۔ مثلاً وکیل اور طبیب کو ہی لیجئے۔ وکیل کا کام ہے وکالت کرنا۔ باقی مقدمہ ہار جانا یا جیت لینا یہ اس کے بس کی بات نہیں۔ مگر اجر ہر دو صورتوں میں ضرور لے گا۔ ایسا ہی طبیب کا کام ہے علاج کرنا۔ اچھا کر دینا اس کے اختیار میں نہیں ہے۔ مریض مرے یا بچ جائے۔ حکیم کا اجر واجب ہو جائے گا۔ پس جب حکیم اور وکیل کی فیس اور مزدوری کوئی بُرا فعل نہیں سمجھا جاتا۔ تو قرآن اور حدیث پڑھانے کے بدلے۔ کہ جن کے پڑھنے سے پڑھنے والے کے دونوں جہان سنور جاتے ہیں۔ اگر عوضانہ کے طور پر کچھ لیا جائے تو اس میں کیا حرج ہے؟

ہاں بعض فرائض ہوتے ہیں۔ ان کا اجر اور فیس لینا ناجائز ہوتا ہے۔ جیسے کوئی راستہ پوچھے تو ہم کہیں کہ ایک آنہ دو تب راستہ بتائیں گے۔ یا کوئی کہے۔ کہ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی دلیل بتاؤ۔ تو ہم کہیں کہ ایک روپیہ دو۔ تب بتائیں گے۔ یہ ناجائز ہے۔ کیونکہ بلّغ ما انزل الیک اور وانہ عن المنکر کے ارشاد سے واضح طور پر ثابت ہے۔ کہ تبلیغ اور نہی عن المنکر کرنا ہمارا فرض ہے لیکن اگر کوئی یہ کہے کہ میرا اسباب سٹیشن پر چھوڑ آؤ۔ اس پر ہم کہیں کہ دو آنہ مزدوری دو تو ہمارا یہ مطالبہ ناجائز نہیں ہوگا۔ کیونکہ یہ بات ہمارے فرائض میں سے نہیں ہے۔ کہ ہم ہر کس و ناکس کے کہنے پر اس کا اسباب اُٹھائے پھریں۔

زحیرِ کاذب کا علاج

فرمایا۔ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آکر عرض کیا۔ یا رسول اللہ ان اخی استطلق بطنہ کہ میرے بھائی کا پیٹ پھوٹ پڑا ہے۔ یعنی اسے دستوں اور پیچش کی شکائت ہے۔ حضور نے فرمایا اِسقہ عسلاً کہ اسے شہد پلاؤ۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا۔ مگر کچھ افاقہ نہ ہوا۔ اور تکلیف زیادہ بڑھ گئی۔ اسی طرح دو تین دفعہ وہ شخص حضورؐ کے پاس آیا۔ اور کہا میں نے اپنے بھائی کو شہد پلایا ہے۔ مگر آرام آنے کی بجائے تکلیف زیادہ ہوگئی ہے۔ حضور نے ہر بار یہی فرمایا اسقہ عسلاً صدق اللہ وکذب بطن اخیک کہ آپ اس کو شہد پلائیں۔ خدا نے سچ فرمایا ہے فیہ شفاء للناس کہ شہد لوگوں کے لئے شفا کا موجب ہے ؂

فرمایا۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ اس شخص کو پیچش کی شکائت تھی۔ طب کی کتابوں میں پیچش کا نام زحیر لکھا ہے۔ اور اس کی دو قسمیں ہیں۔ زحیرِ صادق اور زحیرِ کاذب۔

زحیرِ صادق وُہ پیچش ہے جس میں سُدہ نہیں ہوتا۔ اطباء زحیرِ صادق کے بیمار کو کسٹرائیل اور قابض ادویہ دیتے ہیں کسٹرائیل انتڑیوں کے زخم کو نرم کردیتا ہے۔ اور قابض ادویہ سے درد کو آرام آجاتا ہے۔ لیکن زحیرِ کاذب وُہ پیچش ہے جس میں سُدہ اڑا ہوا ہوتا ہے۔ اس کا علاج یہ لکھا ہے۔ کہ سُدہ کو نکالنا چاہیئے چونکہ اس مریض کو زحیرِ کاذب تھی۔ لہذا حضور نے شہد جو مسہل ہوتا ہے۔ اس کے لئے تجویز فرمایا۔ کہ دست کھل کر آئیگا۔ اور سُدہ نکل جائے گا۔ مگر چونکہ سُدہ سخت تھا۔ لہذا دو تین دفعہ شہد پینے سے نہ نکلا۔ اس کے یہ حالت بتانے پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہی فرماتے کذب بطن اخیک اِسقہ عسلاً کہ تیرے بھائی کو زحیرِ کاذب ہے۔ لہذا اُسے اور شہد پلاؤ۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ آخر سُدہ نکل گیا۔ اور آرام آگیا ؂

خاکسار۔ محمود احمد خلیلؔ

جماعت احمدیہ گنج کا سالانہ جلسہ

جماعت احمدیہ گنج (مغل پورہ) کا سالانہ جلسہ امسال انشاء اللہ تعالےٰ ۱۳-۱۴ شہادت ۱۳۱۹ ہش مطابق ۱۳ و ۱۴ اپریل ۱۹۴۰ء بروز ہفتہ و اتوار منعقد ہوگا۔ جس میں مرکز سے مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری۔ جناب شیخ محمد عمر صاحب۔ گیانی واحد حسین صاحب اور گجرات سے جناب ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم تشریف لائیں گے۔ اُمید ہے کہ قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری بھی تشریف لائیں گے۔

پروگرام انشاء اللہ تعالےٰ عنقریب شائع کیا جائے گا۔ رہائش اور خوراک کا انتظام بذمہ انجمن احمدیہ گنج ہوگا۔

خاکسار:۔ محمد عبد الحق مجاہد امرتسری۔ سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ گنج (مغلپورہ)

ہندوستان میں توازنِ سیاسی کی تباہ کاریاں

ہندوؤں کے ایک ادعا کی تغلیط

از جناب چودھری فتح محمد صاحب - ایم - اے

توازنِ سیاسی کیا ہے؟

ملوک اپنے مصالح ملکی کے ماتحت بعض اقوام یا ممالک کو کمزور کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں - اور بعض دیگر اقوام - یا ممالک کو مضبوط کرنے میں لگے رہتے ہیں اس عجیب و غریب حرکت میں عام طور پر حق یا انصاف کو مدنظر نہیں رکھا جاتا - بلکہ محض ایک قوم یا چند افراد کے ذاتی مفاد کو مدنظر رکھا جاتا ہے - یا حالات ملکی اس کے مقتضی ہوتے ہیں - اس کو توازنِ سیاسی :- (Political Balance) کہا جاتا ہے:-

ہندوؤں کا ادعا

یہ ترکیب حکومت دنیا میں عام طور پر استعمال کی گئی ہے - اور عام طور پر حکمران اس سے فائدہ اٹھاتے رہتے ہیں - اور ایک گروہ سے جائز و ناجائز جبر یا ایک گروہ کی جائز و ناجائز رعایت اس بات کا موجب ہوتی ہے - میں اس وقت صرف ہندوستان کی حالت کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں - اور اس سے مقصد میرا ہندو مقررین - اور ہندو مصنفین کے اس غلط ادعا کی تردید مقصود ہے کہ ہندوستان کی موجودہ سیاسی عقدہ کشائی اس لئے ناممکن ہو رہی ہے - کہ حکومت برطانیہ ہندوستان میں اپنے خود غرضانہ مقاصد کے ماتحت مسلمانوں کی ناجائز رعایت کر رہی ہے اور ہندوؤں کو ناجائز طور پر دبا کر ان کے حقوق سے ان کو محروم کر رہی ہے - اور اپنی حکومت کے پلڑے کو استوار رکھنے کے لئے بطور پاسنگ کے استعمال کر رہی ہے - اور یہ بات ہندوستان کی ترقی میں سدراہ ہے - اور موجودہ سیاسی و تمدنی تنزل کے ذمہ وار مسلمان - یا انگریز ہیں - گویا مسلمانوں کی کمینگی - اور انگریزوں کی حاکمانہ خود غرضی سے یہ حالت پیدا ہوئی ہے - اور یہ کہ ہندوستان کی گزشتہ تاریخ - ہندو تمدن اور ہندو سوسائٹی کی موجودہ ترکیب اس کی قطعی طور پر ذمہ وار نہیں ہے - اور یہ کہ ہندوستان کی روائتی سیاسی کمزوری کے اسباب و عوارض گاندھی جی کا ساحرانہ ہاتھ لگتے ہی سب دور اور مفقود ہو چکے ہیں - اور اب صرف مسلمانوں اور انگریزوں پر ذمہ واری عائد ہوتی ہے:-

ہندوستان کی گزشتہ سیاسی حالت

اس قضیہ کے فیصلہ کے لئے ضروری ہے - کہ ہندوستان کی گزشتہ سیاسی تاریخ - تمدن اور سیاست پر غور کیا جائے اور دیکھا جائے - کہ سیاسی توازن کا خیال ہندوستان میں کب پیدا ہوا - اور کن لوگوں نے پیدا کیا - اور اس سے سب سے زیادہ فائدہ کس قوم نے کب اٹھایا:-

ہندوستان کی تاریخ اس بات کی شاہد ہے - کہ آریہ لوگوں کے ہندوستان میں داخل ہونے سے پہلے ہندوستان ایک مہذب اور متمدن ملک تھا - اور موجودہ زمانہ میں یہ بات پایۂ ثبوت کو پہونچ چکی ہے - کہ ہندوستان کی تہذیب آج سے چار ہزار برس پہلے آریہ قوم اور وید کے نام سے ناآشنا تھی - اور ہندوستان متمدن اور دولت مند لیکن امن پسند اقوام سے آباد تھا - جن کے عظیم الشان شہروں کے آثار سے ہندوستان کا طول اور عرض بھرا پڑا ہے - چونکہ ہندوستان بلاد عرب کی بلاد وسطی کی حیثیت رکھتا تھا - اس لئے اس ملک کی تہذیب و تمدن منفردانہ نہیں تھی - جبکہ بین الاقوامی حیثیت رکھتی تھی - اور ان لوگوں کی آمد و رفت ایک طرف سامی اور دوسری طرف چینی اور جاوا اور سماٹرا کے باشندوں سے ثابت ہے - لیکن تمام پرانی اقوام کی طرح ان لوگوں کی کوئی بڑی ریاست اور شہنشاہیت نہ تھی - بلکہ یونانیوں کے طریق پر یا بابلیوں کے طریق پر ان کی ریاستیں شہری ریاستیں تھیں - اور چھوٹے چھوٹے علاقوں کے علیحدہ علیحدہ سردار تھے - جن کا اتحاد تمدن اور تہذیب کی یکرنگی کی وجہ سے تھا - اور سیاسی اتحاد نہیں تھا:-

ہندوستان پر آریوں کا حملہ

ایسی حالت میں ایک نیم مذہبی قوم آریہ نے ان لوگوں پر شمال سے حملہ کیا - اور پرانی حالت کو تہ و بالا کر دیا - چونکہ حملہ آوروں کی تعداد نہایت قلیل تھی - اور اصل ساکنان ملک کی کثرت سے ان کو ڈر تھا کہ یہ دوبارہ عروج حاصل کر کے ان کو ملک سے بے ملک نہ کر دیں - اس لئے آریہ فاتحین نے یہ ضروری خیال کیا - کہ اکثریت کو کمزور کیا جائے - اور اقلیت کو قوانین کے ذریعہ مضبوط بنایا جائے - اس لئے قانون بنایا گیا کہ زراعت پیشہ لوگ - تاجر پیشہ لوگ ہر ایک قسم کے صناع - مزدور پیشہ لوگ اور سوشل غلام - یعنی شودر لوگ نہ ہتھیار باندھ سکتے ہیں - اور نہ ہی کسی قسم کا علم حاصل کر سکتے ہیں - اور نہ ہی ان کو سیاست تمدن اور مذہب میں کوئی پوزیشن حاصل ہے اس طرح مادرِ ہند کے فرزندوں کو کئی ایک گروہوں میں تقسیم کر کے ہندوستان کی ابدی سیاسی کمزوری کی بنیاد رکھ دی گئی:-

کہا جاتا ہے - کہ شودر ہندو جاتی کے پاؤں ہیں - اگر یہ درست ہے - تو ان پاؤں کو اس قدر کمزور کر دیا گیا - کہ ہندوستان ہمیشہ کے لئے ایک لنگڑے اور لنجے کی حالت میں ہو گیا - آریوں نے خود حفاظتی کے جذبہ کے ماتحت عام افراد کو اس قدر کمزور کر دیا - کہ خود ملک ہی کمزور ہو گیا - اور ہندوستان بیرونی حملہ آوروں کی آماجگاہ بن گیا - اور مسلمانوں کے حملہ سے پہلے راجپوت اقوام کے آبا و اجداد نے مختلف وقتوں میں ہندوستان میں داخل ہو کر راجپوت ریاستوں کی بنیاد ڈالی - اور چونکہ ان لوگوں کا اپنا تمدن و تہذیب کوئی ایسی مضبوط نہ تھی - اس لئے انہوں نے ہندو مذہب اور تمدن کو قبول کر لیا - اور ہر کہ در کان نمک رفت نمک شد والا مصداق ہو کر رہ گیا - اور عوام کے ساتھ جو بے انصافی برتی جا رہی تھی - وہ ویسی کی ویسی قائم رہی:-

ہندوستان میں مسلمانوں کی آمد

بعد ازاں مسلمانوں کی فتوحات شروع ہوئیں - ان میں عرب - ایران اور افغانستان کے علاقوں کے لوگ شامل تھے - لیکن اسلامی اثر کے ماتحت یہ سب اقوام ایک قوم کی حیثیت حاصل کر چکی تھیں - اور ان اقوام کا مذہب - تمدن اور تہذیب بلکہ ابتدا میں زبان تک ایک تھی - ان لوگوں میں زرخرید غلام کے حقوق آقا کے برابر سمجھے جاتے تھے - اس عجیب و غریب تمدن نے ہندوستان کو خاندانِ غلامان دیا - تو دوسری طرف مصر جیسے پرانے ملک کے مملوک بادشاہ دیئے - مملوک کے معنے غلام کے ہیں - ان عجیب و غریب لوگوں میں بادشاہ اپنی لڑکیوں کی شادیاں قابل غلاموں سے کر دیا کرتے تھے - اور ان کو اپنے تخت و تاج کا وارث بنا دیتے تھے - اور یہ نبیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم و سنت اور عمل کے مطابق تھا - اس کا نتیجہ یہ تھا - کہ جیسا کہ ہندو تمدن عام لوگوں میں بزدلی - بے دلی اور غداری پیدا کرتا تھا - اسلام اپنے ماننے والوں میں محبت - مادۂ قربانی شجاعت - اور وفاداری پیدا کرتا تھا - ان دو مختلف تہذیبوں کے تصادم کا نتیجہ وہی ہوا - جو ہونا چاہیئے تھا - اسلام صرف دیار و امصار کو ہی نہیں - بلکہ دلوں کی سرزمین کو فتح کرتا ہوا تمام ہندوستان پر چھا گیا - اور جیسا کہ مصر میں اور ہندوستان میں غلام بادشاہ ہوتے - اسی طرح مفتوح قوم کے عوام کو اوٹھایا گیا - اور ہندی نژاد اسلامیوں میں سے بڑے بڑے جرنیل - اور ملوک پیدا ہوتے - اس زمانہ میں حسب تہذیب اسلام اقوام - یا مدارج کا فرق نہ تھا -

اور اگرچہ ان میں تمام اقوام اسلامیہ کے لوگ تھے۔ لیکن عام طور پر تاریخی امتیاز کے لئے ان لوگوں کو مغلوں کے مقابلہ میں پٹھان بادشاہوں کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ حالانکہ ان میں عرب۔ ایرانی۔ ترک۔ پٹھان بلکہ حبشیوں تک لوگ شامل تھے۔ اور اسلامی تلوار کے خوف سے نہیں بلکہ توحید الٰہی کے عقیدہ کی وجہ سے جو انسانی فطرت میں مرکوز ہے۔ اور وحدت اسلامی کی کشش اور جاذبیت۔ اور اس کے خلاف ہندو تمدن کی ناانصافی اور تظلم سے بچنے کے لئے کروڑہا ہندی نژاد لوگ فوج در فوج اسلام میں شامل ہوگئے۔ اور ایسے واقعات بھی ہوئے۔ کہ وہ ہندو افواج جو اسلامی فوج سے جنگ کے لئے روانہ کی گئیں خود تہذیب اسلام کا شکار ہوکر اسلامی فوج میں شامل ہوگئیں۔ اور ہندو زنار بردار ان کو بھاگ کر جنگلات اور صحراؤں میں پناہ گزیں ہونا پڑا۔

ہندوستان میں خاندان مغلیہ کی حکومت

اس کے بعد مغلوں نے حملہ کرکے دہلی کے تخت و تاج کا مالک بننے کی کوشش کی۔ مغلوں کو اسلام تیسرے ذریعہ سے ملا۔ اور علاوہ بعد زمانہ کے ان کا ملک بھی عرب سے دور تھا۔ خود مرکز اسلام میں اسلامی روح انحطاط پذیر ہوچکی تھی۔ لوگ عرب بجائے اسلام کے بادویت کی طرف مائل ہو رہے تھے۔ ان وجوہ سے مغلوں میں اسلامی جذبہ اس قدر خالص حالت میں نہیں تھا۔ جو پٹھان بادشاہوں میں پایا جاتا تھا۔ ان لوگوں میں چونکہ سیاست اور سلطنت کا جذبہ زیادہ غالب تھا۔ اس لئے جب مغلوں نے پٹھانوں بالفاظ دیگر مسلمانوں سے ہندوستان کی حکومت چھینی تو انہوں نے اپنے سیاسی مفاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے پٹھانوں کی طاقت کو توڑنے کے لئے ہندوؤں اور راجپوتوں کو اٹھانے کی کوشش کی۔ تاکہ ہندو طاقت اسلامی یا افغانی طاقت کو توڑتی رہے۔ اور مغل بادشاہ ان دونوں طاقتوں کے درمیان توازن پیدا کرکے خود بے خطر حکومت کریں۔ اس خیال اور جذبہ کو شیر شاہ سوری کی بغاوت نے اور بھی مضبوط کر دیا۔ اور جلال الدین اکبر نے تدریجاً لیکن مسلسل ایسی پالیسی اختیار کی۔ جس سے ہندو قوم کو کھویا ہوا وقار اور جرأت دوبارہ مل گئی۔

اکبر کی تباہ کن پالیسی

مغل تاجدار آخر دم تک یہی سمجھتے رہے کہ ان کو سوائے مغل امراء اور پٹھانوں کے اور کسی سے خطرہ نہیں۔ اس لئے جو طرح اکبر نے ڈالی تھی۔ وہ ایک لمبا عرصہ تک جاری رہی۔ یہاں تک کہ ہندو راجپوتوں کو کابل تک کا گورنر بنا دیا گیا۔ اور مالیات کا تمام نظم و نسق ایک ہندو وزیر کے سپرد کر دیا گیا۔ ہندو تہذیب کو جو صدمہ اسلامی تہذیب سے ٹکر کھا کر پہونچا تھا۔ اس کی تلافی شروع ہوگئی۔ اور ہندوؤں کی دلجوئی کرتے کرتے حالت یہاں تک پہونچی۔ کہ مسلمان مغلوب اور ہندو غالب ہوگئے۔ ایسی حالت میں جبکہ بظاہر اسلامی بادشاہ ہندوستان کے تخت و تاج کے مالک تھے۔ اور منو کے بعد اکبر دوسرا شخص تھا جس نے ایک قوم کی طاقت کے خطرہ سے خوف کھا کر ایک دوسری قوم کی اس قدر بے جا رعایت کی۔ کہ پٹھان یا مسلمان تباہ ہوگئے۔ اور سیاسی توازن ٹوٹ گیا۔ اور ہندوؤں کی مختلف جماعتوں نے آخر کار مغل سلطنت کو تباہ و برباد کر دیا اور پھر حسب عادت مستمرہ ہندوستان کے شیرازہ سیاست کو بکھیر کر رکھ دیا۔ اور پھر طوائف الملوکی جو اسلام کے آنے سے پہلے تھی قائم ہوگئی۔

اورنگ زیب کی از سر نو کوشش

اس خطرہ کو سب سے پہلے اورنگ زیب نے محسوس کیا۔ اس نے مسلمانوں کو دوبارہ اٹھانے کی کوشش کی۔ لیکن بات حد سے گزر چکی تھی۔ ہندو ہر جگہ قابض ہوچکے تھے اور اورنگ زیب کے اس طریق عمل کو بھانپ گئے۔ اور چاروں طرف بغاوتیں شروع ہوگئیں جو انجام کار مغلیہ سلطنت کی تباہی کا موجب ہوئیں۔ مغل پٹھانوں سے بچ گئے۔ لیکن ہندوؤں سے نہ بچ سکے۔ اگر ہندو ہندوستان میں اپنی سلطنت قائم کرنے سے قاصر رہے تو یہ اکبر کا قصور نہیں تھا۔ بلکہ ہندوؤں کا تھا۔

اس طوائف الملوکی اور استبداد کے دور دورہ سے انگریزوں نے فائدہ اٹھایا لیکن جیسا کہ مغل بادشاہوں کے دماغوں پر پٹھانوں کا خوف طاری تھا۔ اور وہ صحیح سیاسی توازن کو قائم کرتے کرتے اس کو تباہ کر بیٹھے۔

انگریز کی پالیسی

یہی حالت انگریزوں کی ہو رہی ہے۔ ان سے وہی غلطی سرزد ہوئی جو اکبر سے ہوئی تھی۔ انگریز اسلام کی طاقت سے واقف تھے۔ نیز ان پر یہ خیال غالب تھا کہ اسلامی سیاست زبردست ہے۔ اور انہوں نے ملک مسلمانوں سے لیا ہے۔ اس کے بالمقابل وہ سمجھتے تھے۔ ہندو بے ضرر اور منتشر قوم ہے۔ ان حالات میں برطانوی توازن سیاسی کا بنیادی پتھر یہ تھا۔ کہ ہندو کو آگے لایا جائے۔ اور مسلمانوں کو پیچھے ہٹایا جائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مسلمان تعداد میں کم ہونے کے علاوہ فوجوں میں حکومت کے اداروں میں۔ دولت میں تجارت میں۔ تعلیم میں۔ تہذیب و تمدن میں غرض ہر رنگ میں پیچھے رہ گئے۔ اور ہندو ان پر غالب آگئے۔ لارڈ کرزن انگریزوں کا اورنگ زیب تھا۔

آخر کرزن اور کرزن کی سیاسی پالیسی کا وہی حشر ہوا۔ جو اورنگ زیب اور اس کی سیاسی پالیسی کا ہوا تھا۔ کیونکہ بعد میں آنے والے وائسرائوں نے مجبوراً دوبارہ ہندوؤں کی دلجوئی شروع کر دی۔ یہاں تک کہ تقسیم بنگال کے حکم کو بھی منسوخ کر دیا گیا۔ ادھر سودیشی اور عدم تعاون سے ہندو قوم نے اپنی قومی طاقت کا ثبوت پیش کر دیا۔ اور بتلا دیا کہ ہندوستان میں درحقیقت طاقتور اور حاکم کون ہے۔

غرض ابتدائے سلطنت مغلیہ سے لے کر اس وقت تک سیاست ہند کے توازن کی پالیسی ہندوؤں کے حق میں رہی ہے اور مسلمان نہیں بلکہ ہندو شاہان ہند کے ترازو کا پاسنگ رہے ہیں۔ مسلمانوں کا نام یونہی بدنام کیا گیا ہے۔ اب اگر ہندو اپنی حکومت ہندوستان میں قائم نہ کرسکیں۔ تو یہ ہندو تمدن کا قصور ہوگا۔ نہ کہ انگریزوں کا۔

ہندوؤں سے گزارش

لیکن ہندوؤں کو ایک بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ ہندوستانی تہذیب و مذہب کو دوبارہ زندہ کرنا ناممکن بھی ہے۔ اور غیر مفید بھی۔ اسلام کے مذہبی اصول اور یورپ کے سیاسی آزادی کے خیالات اس قدر گہرا اثر ڈال چکے ہیں۔ کہ اب انسان منو کے قوانین کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ اور اگر کوئی ایسی کوشش کی گئی تو ضرور ناکام ہوکر رہ جائے گی۔ اگر واقعی کشمکش شروع ہوگئی۔ تو ہندو سیاسی لیڈروں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ مسلمان ہندوستان میں اقلیت میں نہیں ہوں گے۔ بلکہ جو لوگ اس وقت بظاہر ہندوؤں سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ فوج در فوج اسلام میں داخل ہوجائیں گے کیونکہ جب موت و حیات کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ تو انسان کی نظر تیز ہوجاتی ہے اور اس پر حق و حقیقت آشکار ہوجاتی ہے بعض اقوام کے توڑ دیمک کی طرح کام کرتے ہیں۔ وہ دوسروں کو تباہ تو کرسکتے ہیں۔ لیکن کچھ تعمیر نہیں کرسکتے۔ ہم اس بات کے مقر ہیں۔ کہ ہندو جاتی میں تباہ کرنے کی طاقت کافی موجود ہے لیکن ابھی تک اس طاقت سے کچھ بھی تعمیری کام نہیں لیا گیا۔ تاریخی زمانہ میں ہندوستان کے عروج کا زمانہ بدھ مت کا زمانہ تھا لیکن آخر کار ہندوؤں نے اس مذہب اور اس طاقت کو ایسا نیست و نابود کیا کہ اب بدھ مت کا نام و نشان ہندوستان میں نہیں پایا جاتا لیکن بدھ مت اور بدھ سلطنت تباہ کرنے کے بعد ہندوؤں نے اس موقعہ سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا۔ اور نہ کوئی قائم رہنے والی تہذیب یا سلطنت قائم کی۔ بلکہ پھر وہی جاتی رنج اور قبائلی سلطنتیں قائم ہوگئیں۔ اس کے بعد سلطنت اسلامیہ اور سلطنت مغلیہ یکے بعد دیگرے قائم ہوئیں اور تباہ کر دی گئیں۔ اور ہندوؤں کو ایک صدی کا عرصہ نیا نظام قائم کرنے کے لئے ملا۔ لیکن اس موقعہ سے بھی انہوں نے کوئی فائدہ نہ اٹھایا۔ آخر انگریزوں نے ہندوستان کو ایک تباہ کن خانہ جنگی میں مبتلا پایا۔ اور اس پر قبضہ کرکے ایک نظام امن قائم کیا۔ جس میں انسانیت دوبارہ سانس لینے لگی۔

اب ہندو جاتی کے لئے اپنی قابلیت کی آزمائش کا نیا موقعہ پیدا ہو رہا ہے۔ اب بھی اگر وہ وسعت نظر سے کام لے کر صحیح سیاسی اصول اور فطرت انسانی کے مطابق تمدن کو اختیار کرتے ہوئے اسلامی روح اور اپنی فطری ذہانت

غیر مذاہب کی جدوجہد

نام دھاری سکھ اور ان کی کانفرنس

سکھوں کا ایک اہم فرقہ نام دھاری کہلاتا ہے۔ ان لوگوں کا مرکز لدھیانہ سے پندرہ میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں ہے جس کا نام بھینی صاحب ہے۔ اس فرقہ کے پہلے گورو رام سنگھ صاحب تھے۔ جنہوں نے ۱۸۶۰ء میں اس تحریک کو جاری کیا۔ اس وقت حکومت کئی ایک وجوہ سے اس کو شبہ کی نظر سے دیکھتی تھی۔ آخر ۱۸۷۲ء میں رام سنگھ صاحب کو جلاوطن کر دیا گیا۔ اور بھینی صاحب میں پولیس کی چوکی قائم کر دی گئی۔ جو ۱۹۲۳ء تک رہی۔ اس کے علاوہ نام دھاریوں پر اور بھی بعض پابندیاں عائد کر دی گئیں مثلاً یہ کہ وہ پانچ سے زیادہ اکٹھے نہ ہوں۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لئے پولیس کی اجازت حاصل کریں۔ مگر بعد میں آہستہ آہستہ یہ پابندیاں دور کر دی گئیں۔ یہ لوگ غیر ملکی اشیاء کا استعمال نہیں کرتے۔ کھدر پہنتے ہیں۔ اور اپنے گورو کی بیحد تعظیم کرتے ہیں۔

اس سال ہولی کی تقریب پر نامدھاریوں کا ایک عظیم الشان دیوان منعقد ہوا۔ جس میں کہا جاتا ہے۔ کہ ایک لاکھ نام دھاری شریک ہوئے۔ ایک وسیع پنڈال تیار کیا گیا۔ جس میں گرنتھ صاحب کا پاٹھ کرنے والے ۵۲ گرنتھیوں کے لئے جگہ بنائی گئی۔ پنڈال کے عین وسط میں ایک بہت بڑا ہون کنڈ تیار کیا گیا۔ لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام تھا۔ ہون قریباً روزانہ کیا جاتا ہے۔ مگر اس ہفتہ میں اس کا خاص اہتمام تھا۔ چنانچہ اس پر بیس کنستر گھی خرچ ہوا۔ گرنتھ صاحب کے بارہ سو پاٹھ ختم کئے گئے۔ اور ہر پاٹھ پر سوا روپیہ کا کڑاہ پرشاد چڑھایا جاتا تھا۔

نام دھاریوں کے موجودہ گورو پرتاپ سنگھ صاحب ہیں۔ کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ کہ ہون کرنا نہایت اعلیٰ درجہ رکھتا ہے۔ اور یہ نامدھاری فرقہ کا اہم رکن ہے گذشتہ مرتبہ جب ہون کیا گیا تھا۔ تو اس پر دو سو ٹین گھی کے خرچ ہوئے تھے۔ آپ نے اپنے پیرووں کو تلقین کی۔ کہ خوف و خطر دل سے نکال دیں۔ صوبہ سرحد میں جن لوگوں کو قبائلی اذیت پہنچا رہے ہیں۔ وہ یہاں آ کر آباد ہو جائیں اور آرام سے زندگی بسر کریں۔ ہم ان کے لئے ہر قسم کی سہولتیں مہیا کر دیں گے۔

اس موقعہ پر گورو صاحب نے کئی نامدھاری لڑکوں اور لڑکیوں کی شادیوں کا اعلان کیا۔ ان کو ان کے پیرووں نے یہ اختیار دے رکھا ہے۔ کہ وہ جس لڑکی سے جس لڑکے کا رشتہ چاہیں کر دیں۔ چنانچہ اس موقعہ پر انہوں نے لڑکوں اور لڑکیوں کی صحت اور عمر کے لحاظ سے ان کے جوڑے تجویز کئے۔ اور پھر ان کو حکم دیا کہ ہون کنڈ کے اردگرد چار چکر لگائیں۔ اس دوران میں گرنتھی پاٹھ کرتے رہے۔ اور چار چکر لگانے کے بعد گویا ان کی شادی ہو گئی۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ جب یہ جوڑے چکر لگا رہے تھے۔ تو گورو صاحب کو ایک جوڑے کی عمر کے متعلق شبہ ہوا۔ اس پر اسے روک لیا گیا۔ اور عمر وغیرہ کے متعلق تصدیق کے بعد پورا اطمینان ہو چکا۔ تو پھر اسے چکر لگانے کی اجازت دی گئی۔ نامدھاریوں کے لئے یہ قانون ہے۔ کہ کسی شادی پر سوا روپیہ سے زیادہ خرچ نہیں کر سکتے۔ چنانچہ اس موقعہ پر بھی ہر شادی پر سوا روپیہ ہی خرچ کیا گیا۔

کانفرنس کے موقعہ پر کوئی دکان لگانے کی اجازت نہ دی گئی۔ بلکہ سب لوگوں کو لنگر سے کھانا ملتا رہا۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ لنگر میں دو صد من آٹا۔ پچاس من دال۔ اور یکصد من حلوا خرچ ہوا۔ ادھر کہا گیا ہے۔ کہ ایک لاکھ نامدھاری اس موقعہ پر جمع ہوئے۔ اور ایک ہفتہ یہ دیوان رہا۔ اب اگر خرچ شدہ سامان پر نگاہ ڈالی جائے۔ تو معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ زائرین کی تعداد کے متعلق بہت حد تک مبالغہ ارائی سے کام لیا گیا ہے۔

نامدھاریوں کے باہمی تنازعات کا فیصلہ ان کے گورو صاحب ہی کرتے ہیں چنانچہ آپ روزانہ سات سے آٹھ بجے تک جھگڑوں کا فیصلہ کرتے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے۔ کہ انہیں ایسی مشق ہے۔ کہ ایک روز آپ نے ایک گھنٹہ کے اندر ایک سو مقدمات کا فیصلہ کر دیا۔ جنہیں فریقین نے انشراح صدر کے ساتھ قبول کر لیا۔

اس کانفرنس کے موقعہ پر گورو پرتاپ سنگھ صاحب نے اعلان کیا۔ کہ جن نام دھاریوں کو کوئی سزا ملی ہے۔ وہ آج اگر صدق دل سے ہاتھ جوڑ کر ست گورو رام سنگھ صاحب سے پرارتھنا کریں۔ اور عہد کریں۔ کہ آئندہ ایسا قصور نہ کریں گے تو انہیں معافی دی جا سکتی ہے چنانچہ عام معافی کا اعلان کر دیا گیا۔

اس کانفرنس کے موقعہ پر ایک سوت کی نمائش بھی منعقد کی گئی۔ جس میں عورتوں کا کاتا ہوا سوت نمائش کے لئے پیش کیا گیا۔ اور اول رہنے والی عورتوں کو انعامات دئیے گئے۔ اس موقعہ پر مونج (ایک قسم کا بان جس سے چارپائیاں بنی جاتی ہیں) کے بھی دو نمونے آئے جو اس قدر باریک تھے۔ کہ سوئی کے ناکہ میں سے اسے گذارا جا سکتا تھا۔ نامدھاری تحریک کے متعلق نظمیں سنانے کے لئے ایک مشاعرہ بھی ہوا۔ جس میں اول رہنے والے پانچ شاعروں کو انعامات دئیے گئے۔ گرنتھ صاحب کا صحیح تلفظ ادا کرنے کا بھی مقابلہ ہوا۔ فیصلہ کے لئے پانچ جج مقرر تھے۔ اور اس میں اول رہنے والوں کو بھی انعامات تقسیم کئے گئے۔

نامدھاری دربار کے صدر سنت ندھان سنگھ عالم نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم گاندھی جی کے سیاسی پروگرام کو اپنے ہاں فروغ دینے کی کوشش کر رہے ہیں بعض ہندو لیڈر بھی اس کانفرنس میں شریک ہوئے۔ چنانچہ پنڈت نیکی لال کالیہ ممبر اسمبلی نے ایک تقریر کی۔ جس میں نامدھاریوں کے ڈسپلن کو بہت سراہا۔ اور غیر ملکی اشیاء کا بائیکاٹ کرنے کی وجہ سے ان کی تعریف کی۔ اور کہا کہ وہ دن دور نہیں۔ جب نامدھاری سیاسی میدان کی صف اول میں کھڑے نظر آئیں گے۔ ان کی قربانیاں اس قدر شاندار ہیں۔ کہ آنے والی نسلیں بجا طور پر ان پر فخر کریں گی۔

اس کانفرنس کی ایک خاص خصوصیت یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ پولیس کا کوئی آدمی انتظام کے لئے موجود نہ تھا۔ نامدھاری والنٹیر خود ہی تمام انتظامات کر رہے تھے۔ نامدھاریوں کی اپنے گورو سے عقیدت قابل داد ہے۔

کچھ عرصہ ہوا۔ پنڈت جواہر لال صاحب نہرو بھی بھینی صاحب میں آئے تھے۔ جہاں ان کی بہت آؤ بھگت کی گئی۔ جس سے نام دھاریوں کے سیاسی اجتماعات کا پتہ لگ سکتا ہے۔ یوں بھی ان کا عقیدہ یہی ہے۔ کہ ان کے گورو رام سنگھ صاحب دراصل تحریک آزادئ وطن کے سرگرم کارکن تھے۔ اور حکومت کے ان پر عتاب

مختلف مقامات سے یوم التبلیغ کے متعلق رپورٹیں

کالی کٹ

مولوی محمد صاحب مبلغ کالی کٹ تحریر فرماتے ہیں کہ یوم التبلیغ کے دن سب احباب وفود کی شکل میں مختلف حلقہ جات میں روانہ ہو گئے۔ اور ارد گرد کے آٹھ میل کے حلقہ تک ٹریکٹ تقسیم کئے۔ "نویدوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر" ملیالم زبان میں شائع کیا اور ایڈیٹر صاحب رسالہ سیتا ودن نے خاص کر ہماری اس رسالہ کے شائع کرنے اور چھپوانے میں مدد دی۔ ہماری تبلیغ کا ہندو طبقہ پر بہت اچھا اثر ہوا۔

راولپنڈی

مکرمی بابو محمد اسمٰعیل صاحب امیر جماعت احمدیہ تحریر فرماتے ہیں کہ تبلیغ کے دن تین تین آدمیوں کے وفد بنائے گئے۔ جن کو اپنے اپنے حلقہ تبلیغ میں روانہ کیا گیا۔ ایک وفد خاص سٹیشن ریلوے پر تقسیم ٹریکٹ کی غرض سے مقرر کیا گیا۔ الحمد للہ۔ کہ سب احباب نے دن بھر تبلیغ کی اور اس طرح پر پیغام حق پہنچا کر تقریباً دو ہزار ٹریکٹ انفرادی طور پر تقسیم کئے۔ جو بالکل ناکافی ثابت ہوئے۔ اس دن کی تیاری میں مجلس انصار اللہ نے خاص طور پر حصہ لیا۔ اور ۳۵ روپیہ ٹریکٹوں کی خرید کے لئے جمع کر دئیے اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔

پکھیواں

پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ پکھیواں تحریر فرماتے ہیں یوم التبلیغ کے موقعہ پر چار وفود نے ۱۲ میل کے حلقہ میں دورہ کر کے تبلیغ کی ۵۰۴ اشخاص تک پیغام حق پہنچایا گیا۔ اور معزز سکھ ہندو احباب نے بڑی خوشی اور دلچسپی سے ٹریکٹ پڑھے۔

لدھیانہ

محمد حسین صاحب سکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں۔ جماعت کے تین گروپ بنائے گئے جنہوں نے سرگرمی سے تبلیغ کی اور ٹریکٹ تقسیم کئے۔ ہندو عیسائی سکھ صاحبان نے نہایت غور و اطمینان قلب کے ساتھ لٹریچر پڑھا اور سنا اکثر سکھ وکیلوں تک بھی پیغام حق پہنچایا۔ اور ایک ہندو برات کے آدمیوں کو نصف گھنٹہ تک تبلیغ کی۔ جس کا نہایت اچھا اثر ہوا۔

کوئٹہ

عبد الحمید خان صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ تمام شہر کے حلقہ میں جماعت کے دوستوں نے وفود کی صورت میں جا کر قریب چار صد ٹریکٹ معزز عیسائی سکھ ہندو طبقہ میں تقسیم کئے۔ اور بعض کو بذریعہ ڈاک روانہ کئے گئے۔ بہت سے ٹریکٹ پبلک لائبریری میں رکھے گئے۔ اس تبلیغ کا غیر مسلموں میں بہت اچھا اثر پیدا ہوا۔

مردان

محمد الطاف صاحب جنرل سکرٹری تبلیغ تحریر فرماتے ہیں۔ آٹھ احمدی دوستوں نے اس دن تبلیغ کی اور گرجا کے باہر لوگوں میں انگریزی لٹریچر تقسیم کیا۔ جن میں اکثر طبقہ افسران بالا کا تھا۔ ہماری باتوں کو غیر مسلم اصحاب نے نہایت غور و فکر سے سنا۔ قریباً ایک ہزار ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔

اکھنور

سکرٹری انصار اللہ عبد العزیز صاحب لکھتے ہیں۔ کہ مولوی محمد حسین صاحب اور مولوی عبد الواحد صاحب نے جماعت کے وفد بنا کر پانچ حلقوں میں تقسیم کر دیئے۔ جنہوں نے معزز طبقہ سکھ ہندو صاحبان میں تبلیغ کا فریضہ ادا کیا۔ اور تحصیلدار صاحب قصبہ اور ہیڈ ماسٹر صاحب ہائی سکول کے پاس وفد گئے اور پیغام حق پہنچا کر ٹریکٹ دئیے۔ انہوں نے نہایت متانت اور سنجیدگی سے ہماری گفتگو کو سنا۔

آگرہ

مکرمی محمد حسین خان صاحب سکرٹری تبلیغ تحریر فرماتے ہیں۔ تمام احمدی احباب کے وفود بنا کر شہر اور مضافات میں ان کو روانہ کر دیا گیا۔ اتفاق کی بات ہے۔ کہ کانپور کے ایک پنڈت صاحب نے کرشن اوتار اور مہدی معہود کے ظہور کے متعلق آگرہ میں کافی اشتہارات تقسیم کرائے تھے۔ ہم نے بروز تبلیغ دس ہزار ٹریکٹ ہندی کرشن اوتار شہر میں بکثرت تقسیم کئے۔ اس اشتہار کے دوسری جانب اردو میں مسیح اور مہدی علیہ السلام کی آمد کا اعلان تھا۔ ہندو طبقہ بہت متاثر ہوا۔ شام کو ۴½ تا ۶ بجے تک جلسہ ہوا جس میں مولوی عبد المالک خان صاحب نے تناسخ پر بڑی تقریر فرمائی۔ خاکسار نے کرشن اوتار اور موعود ریفارمر کے متعلق تقریر کی خدا کے فضل سے تمام شہر میں احمدیت کا چرچا ہو رہا ہے۔

رحیم یار خان

مولوی عبد اللطیف صاحب سکرٹری تبلیغ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ یوم التبلیغ پر مختلف گروپ بنائے گئے۔ جو دیہات چکوں وغیرہ میں بھیجے گئے۔ جنہوں نے ٹریکٹ پڑھ کر سنائے اور تقسیم کئے۔ اور ریلوے سٹیشن پر مسافروں میں اور ریلوے ملازمین کو دیئے گئے۔ ریلوے کے دو کانسٹبلوں سے احمدیت پر ½ گھنٹے تک گفتگو ہوئی۔ جس کا اچھا اثر ہوا۔ ریلوے ٹکٹ کلکٹروں کے چند اعتراضات کے جوابات ایک کافی مجمع میں دئے گئے۔ ½۴ بجے کے بعد معزز ہندو سکھ طبقہ میں ٹریکٹ سنائے تقسیم کئے گئے۔

کٹک

سید محمد محسن صاحب سکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں۔ کہ احباب جماعت نے انفرادی طور پر غیر اقوام میں تبلیغ کی۔ اور اڑیہ اور انگریزی ٹریکٹ تقسیم کئے۔ اڑیہ زبان کا ٹریکٹ مولوی عبد الغفور صاحب کا مضمون "مذہب اسلام کی حقیقت" پر طبع ہوا تھا۔ تمام دن اور رات کے دس بجے تک ہندو معزز طبقہ میں بہترین احسن طور پر تبلیغ کی۔

شہر امرتسر

سکرٹری صاحب تبلیغ جماعت احمدیہ شہر امرتسر لکھتے ہیں۔ کہ مختلف زبانوں میں ۲۲۰۰ ٹریکٹ غیر اقوام کے مہذب طبقہ میں نشر کئے گئے۔ ۸ وفود نے مختلف سوسائٹیوں اور مذہبوں کے لوگوں میں پیغام حق پہنچا کر تبلیغ کے فرض منصبی کو ادا کیا۔ اچھوت اقوام۔ جینی پارسی۔ بدھ۔ ہندو سکھ عیسائی صاحبان میں ان کے مکانوں۔ کوٹھیوں پر پہنچ کر ٹریکٹ تقسیم کئے اور سنائے گئے اور زبانی گفتگو بھی ہوتی رہی۔ بڑے بڑے آفیسر عدالت سب جج۔ وکلاء اور میڈیکل آفیسر صاحبان کو خاص کر تبلیغ کی گئی۔ جنہوں نے بخوشی پیغام حق سنا اور مطالعہ کے واسطے مزید لٹریچر طلب کیا عیسائی ہندو سکھ مستورات نے دلچسپی سے ٹریکٹوں کو پڑھا۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ صاحب اور سول سرجن صاحب اور معزز آفیسران بالا کی کوٹھیوں پر لٹریچر بھیجا گیا۔ اور ایڈیٹران اخبار کو ریویو کے لئے بھی دیا گیا۔ پیغام حق کو وسیع ذرائع سے شہر کے تمام حلقوں میں پہنچایا گیا۔

جمشید پور

بشیر احمد صاحب چغتائی سکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں۔ جماعت کے پانچ وفود بنائے گئے۔ جنہوں نے صبح سے شام تک تبلیغ کی۔ اور اشتہارات و ٹریکٹ تقسیم کئے۔ معزز ہندو سکھ عیسائی صاحبان کے بنگلوں۔ کوٹھیوں پر پہنچ کر انگریزی لٹریچر دیا گیا۔ یورپین آفیسروں میں چوہدری عبد اللہ خان صاحب نے انگریزی لٹریچر تقسیم کیا۔

مہتمم نشر و اشاعت

ایک اوورسیر کی فوری ضرورت

صوبہ بہار میں ایک جگہ ایک تجربہ کار سند یافتہ اوورسیر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ ۹۰/ روپے ماہوار نیز ترقی کی بھی کافی گنجائش ہے۔ ایسے امیدوار کو ترجیح دی جائیگی جو قرآن مجید باترجمہ جانتا ہو۔ تقریر و تبلیغ کر سکتا ہو۔ خواہشمند احباب درخواستیں جلد از جلد [illegible] ارسال فرمائیں۔ (ناظر امور عامہ)

ضلع سیالکوٹ اور گجرات میں دیہاتی مدارس کا قیام

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی تجویز ہے۔ کہ اس سال دیہاتی مدرسین کی سکیم کے ماتحت ضلع گجرات اور ضلع سیالکوٹ میں ایک ایک ایسا مرکز قائم کر دیا جائے۔ تاکہ ان کے ذریعہ سے جماعت کی تربیت اور اس کے علاوہ تبلیغ کا کام کیا جا سکے۔ اس سکیم کی تفصیلات حضور نے جلسہ سالانہ پر بیان فرما دی تھیں۔ ان ہر دو اضلاع کی احمدی جماعتیں بہت جلد اپنے مشورہ سے مطلع کریں۔ کہ کس کس گاؤں میں ایسا مدرسہ قائم کیا جائے۔ نیز یہ کہ کیا احمدی زمیندار اصحاب اس ضرورت کے لئے دس گھماؤں زمین دے سکیں گے۔ اور زمین چاہی ہوگی یا نہری۔ اور آبپاشی کے لئے کس قدر خرچ آئے گا۔ امید ہے۔ کہ احباب خصوصاً جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان اضلاع گجرات و سیالکوٹ بہت جلد اس بارہ میں اطلاع بھجوا دینگے۔ تاکہ جلد ان کے ضلع کے کسی گاؤں میں ایسا مدرسہ قائم کر دیا جائے

انچارج تحریک جدید

احمدیہ کیلنڈر سنہ ۱۳۱۹ ہش

خلافت جوبلی کی ایک ہمیشہ قائم رہنے والی یادگار سنہ ہجری شمسی کا اجراء ہے۔ جسے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے جاری فرما کر عالم اسلام پر بلکہ تمام دنیا پر بہت بڑا احسان فرمایا ہے یعنی شمسی حساب بھی جسے کل دنیا روزمرہ میں استعمال کرتی ہے۔ رحمۃ للعالمین۔ خاتم الانبیاء حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے یوم ہجرت سے شروع کیا گیا۔ اور مہینوں کے نام ایسے چنے گئے ہیں۔ جو اسلامی تاریخ کے مشہور واقعات کے لئے بطور یادگار ہیں۔ تاکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیضان اور دنیا کے لئے تکمیل دین کی یاد قیامت تک ہر لحظہ تازہ ہوتی رہے۔ غرض احمدیہ کیلنڈر کے اجرا نے ایک بہت بڑی کمی کو پورا کر دیا ہے۔ جیسا کہ اکثر احباب کی خواہش تھی ہم نے باجازت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز احمدیہ کیلنڈر چھپوانے کا انتظام کیا ہے جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے دنوں کی ترتیب ہفتہ سے شروع کر کے جمعہ پر ختم کرنے کا ارشاد فرما کر اس کیلنڈر کو پورا پورا اسلامی رنگ دے دیا ہے۔

اس کیلنڈر کی چند خصوصیات یہ ہیں۔

(۱) اس میں سنہ ہجری شمسی اور سنہ عیسوی دونوں ہوں گے۔

(۲) دن۔ مہینے۔ اور سال اردو کے علاوہ انگریزی میں بھی ہوں گے۔

(۳) کیلنڈر کے درمیان احمدیہ جھنڈے کا شاندار بلاک ہوگا۔

(۴) اعلے آرٹ پیپر پر چار رنگوں میں شائع ہوگا۔

(۵) کیلنڈر کا سائز ۱۸" × ۲۲" ہوگا۔ اور نہایت دیدہ زیب صورت میں تیار کیا جائے گا۔

(۶) اسلامی اور سرکاری تعطیلیں درج کی جائیں گی۔

باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت صرف ۲/ فی کیلنڈر رکھی گئی ہے۔ ۱۵۔ ماہ شہادت ۱۳۱۹ ہش مطابق ۱۵ اپریل تک کیلنڈر تیار ہو جائے گا۔ خرچ ڈاک فی کیلنڈر ۱/ ہوگا۔ چھ یا اس سے زائد خریدنے والوں سے خرچ ڈاک نہیں لیا جائے گا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ یہ کیلنڈر اپنے لئے۔ اپنے دوستوں کیلئے اور غیر از جماعت احباب کیلئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں خرید فرمائیں۔ کیونکہ نہ صرف یہ کام کی چیز ہے بلکہ اسلام اور احمدیت کی یادگار ہونے کی وجہ سے تبلیغ کا ایک مستقل ذریعہ ہے۔ قیمت بہر صورت پیشگی ارسال فرمائیں۔ بذریعہ منی آرڈر۔ یا پوسٹل آرڈر۔ ٹکٹوں کی صورت میں ایک ایک پیسہ کے ٹکٹ بھجوائے جائیں

خاکسار مہتمم نشر و اشاعت نظارت دعوت و تبلیغ

تبلیغ کے متعلق ضروری اعلان

ضلع جالندھر و ہوشیارپور کے احمدی احباب (خصوصاً کاٹھ گڑھ - پنام - بیرم پور - اور کریام کے) جن کی انہی ضلعوں میں ارد گرد رشتہ داریاں ہیں۔ تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ کے لئے اپنے اوقات وقف کریں۔ اور اس کی اطلاع دفتر تحریک کو دیں۔ تا ان کے مناسب حال سنٹر میں کام کرنے کی اطلاع دے دی جائے۔ انچارج تحریک جدید

تقرر آنریری انسپکٹر بیت المال

چوہدری غلام جیلانی صاحب احمدی پوسٹل کلرک بنگہ ضلع جالندھر کو تحصیل گڑھ شنکر اور تحصیل نواں شہر ضلع ہوشیارپور کی جماعتوں کے لئے آنریری انسپکٹر بیت المال مقرر کیا جاتا ہے۔ احباب و عہدہ داران جماعت ہائے مقامی چوہدری صاحب موصوف سے تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال

ڈپٹی رجسٹرار صاحب کو اپریٹو سوسائٹیز کی آمد

سردار اقبال سنگھ صاحب ایم۔ اے۔ پی سی۔ ایس۔ ڈپٹی رجسٹرار کو اپریٹو سوسائٹیز پنجاب معہ اپنی اہلیہ صاحبہ و دختر صاحبہ ۲۰۔ مارچ کو قادیان آئے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ اور بعض مقامات دیکھے۔ طبی عجائب گھر بھی ملاحظہ فرمایا۔ جواہرات اور خاص خاص ادویات کے موجود ہونے پر اظہار تعجب و خوشنودی کیا۔ سلسلہ کے انتظامات اور کاموں کو دیکھ کر بہت متاثر ہوئے۔

سردار ایشر سنگھ صاحب کے اعزاز میں دعوت

سردار ایشر سنگھ صاحب ضلعدار محکمہ نہر کو جو قریباً ڈیڑھ سال سے رجادہ دتلہ متصل قادیان میں متعین تھے۔ اور قادیان میں سکونت رکھتے تھے۔ یہاں سے تبدیل ہونے پر جنرل پریذیڈنٹ صاحب لوکل انجمن احمدیہ نے ایک الوداعی دعوت دی جس میں بعض مقامی سرکاری ملازم اور غیر مسلم اصحاب کو بھی مدعو کیا۔ سردار صاحب موصوف کا اگرچہ جماعت احمدیہ کے ساتھ اپنے عہدہ کے لحاظ سے کوئی تعلق نہ تھا۔ لیکن قادیان کی رہائش کے دوران میں ان کا شریفانہ طریق عمل قابل تعریف تھا۔ اور اسی کے پیش نظر ان کے اعزاز میں دعوت کا انتظام کیا گیا۔ اور ایڈریس دیا گیا۔ سردار صاحب موصوف نے اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ شریفوں کی دوست اور بدمعاشوں کی دشمن ہے۔